ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ صلح از جام نور الدین

جلد ۱۳ — ۶ و ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ و ۱۳ نومبر ۱۹۱۳ء مطابق ۲۵ کاتک — قادیان ضلع گورداسپور — نمبر ۱۷ و ۱۸ و ۱۹

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان در آ | اڈیٹر معمر صاحب، جائنٹ اڈیٹر میاں تاج الدین | کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ⁂ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اون کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ⁂ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ⁂ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں ہر وقت طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریگا ⁂ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ⁂

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائے گا ⁂

دھم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ⁂

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمده از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں شہے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شده سیراب ہر سیلے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

مُبارک ۔ مُبارک ۔ مُبارک

مُبارک !

۱۸۔ نومبر ۱۹۱۳ء حضرت خلیفۃ المسیح

کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل خاص سے پانچوان

فرزند نرینہ مرحمت فرمایا اللہ تعالےٰ صحت عافیت کے

ساتھ عمر دراز عطاء فرمائے اور خادم دین بنائے امین

مُبارک ! مُبارک ! مُبارک !!!

حضرت خواجہ صاحب کا تار ۱۷۔ نومبر ۱۳ء کو یہان پہونچا ہے جسمین یہ خوشخبری درج ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے اپنے اسلام کا اعلان کیا اللہ تعالےٰ لارڈ موصوف کو استقلال عطا کرے اور حضرت خواجہ صاحب کو جزائے خیر ❖

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت کمر مین درد کے سبب علیل رہی اب آرام ہے مگر ضعف بہت ہے تاہم ہر دو درس قرآن مجید اور بخاری شریف کے ہوتے ہیں + اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مین بہمہ وجوہ خیریت ہے + حضرت میر صاحب بخار سے بہت بیمار ہو گئے تھے لیکن اب آرام ہے مگر ضعف بہت ہے + حضرت مولوی محمد احسن صاحب یہاں رونق افروز ہین + بٹالہ کے گورنمنٹ اسکول کی ہاکی ٹیم نے یہان آکر مدرسہ تعلیم الاسلام کی ٹیم سے مقابلہ کیا۔ تعلیم الاسلام کی ٹیم نے سب میدان جیتے + مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے اٹاوہ سے واپس آکر اپنے سفر کے حالات بورڈنگ کے طلباء کی دلچسپی اور استفادہ کے لئے سُنائے۔ بہت زور اس بات پر دیا کہ ہندوستان کے لوگون کے آداب اور تہذیب قابل تقلید ہین۔ فرمایا۔ جہان تعلیم الاسلام کے طلبار رُوحانی حالت مین عمدہ ہیں۔ وہان اون کے لئے ظاہری اطوار کا زیور پہننا بہت ضروری ہے۔ علی گڈہ مین پہلی جماعت سے لے کر پنجم ہائی تک کے لڑکے ہر نو وارد کی تعظیم خود بخود کرتے ہین یہی حال اس کالج کے چھوٹے سے لیکر بڑے طالبعلم کا ہے [illegible] خان صاحب چونکہ ہندوستانی ہین۔ اسلئے ان کا وجود اطوار سکھانے مین بہت مفید ہو سکتا ہے ہمارے پنجاب مین گردن فرازی زیادہ ہے۔ آداب و اطوار کیطرف توجہ بہت کم ہے۔ اس دفعہ مولوی بشیر الدین صاحب نے اپنے اسلامیہ سکول اٹاوہ کے ہال میں بہت زور دیکر میرا لیکچر کرایا اور اسمین ایک گھنٹہ تک سلسلہ عالیہ کے حالات سُنے۔ انکی وسعت قلبی قابل تعریف ہے + سفر لکھنؤ کے حالات اسی اخبار مین اختصاراً درج ہین مفصل ہمارے رفیق سفر میر قاسم علیصاحب اپنے اخبار الحق مین لکھین گے جسکی ترقی اشاعت کی طرف احباب کو توجہ کرنی چاہیئے + حضرت خواجہ صاحب بخیریت ہین اور اپنے کام میں مصروف ہین + سفر لکھنؤ مین مینے اس بات کو محسوس کیا ہے کہ اگرچہ خواجہ صاحب اب ہندوستان مین نہین ہین کہ مختلف شہرون مین پھر کر اور تائید اسلام مین لیکچر دیکر غیر احمدیون کو سلسلہ حقہ کے متعلق حُسن ظنی کی طرف کھینچ لانے کی کوشش کرین مگر اون کا ولایت کا کام بھی چونکہ اخبار و نہین چھپتا رہتا ہے اس واسطے جو کام اُنھون نے ہند مین شروع کیا تہا وہ بھی بدستور جاری ہے انکی سعی متعلق اشاعت اسلام کے سبب ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ ہر جگہ اون کے بہت ممنون اور مشکور پائے گئے اور اس سبب سے وہ عموماً احمدیون پر حُسن ظن کرنے لگ گئے + برادرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب احمدی ظفروال سے لکھتے ہین کہ خواجہ صاحب کی امداد کیواسطے مبلغ ایک سو پینسٹھ ۱۶۵ بذریعہ منی آرڈر وہان کے لوگون سے جمع کر کے بھیجا گیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے + ماہ نومبر کا مسلم انڈیا گذشتہ اتوار کی ڈاک مین یہان پہونچ گیا ہے + مصر کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ ہمارے دوست شیخ عبد الرحمن صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب بخیریت ہین انہین ایک لائق محبت کرنیوالا استاد مل گیا ہے وہ انہین عربی پڑھاتا ہے یہ اُسے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرتے ہیں + سید عبد المحی صاحب کا خط جدہ سے آیا ہے۔ زیارت مدینہ کے بعد وہ سمندر کے راستہ سے جدہ آئے اور منشی فرزند علی صاحب خشکی کے راستہ سے مکہ آئے سب بخیریت ہین + چودہری فتح محمد صاحب کو آنکھون کی تکلیف ہے اللہ تعالیٰ شفا دیوے سب دوست دُعا سے امداد کرین + حضرت مولوی شیر علی صاحب کے مکان کی خشت بُنیاد حضرت نے رکھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے + حضرت خواجہ صاحب اپنے تازہ خط مین لکھتے ہین کیا خدا کی شان ہے میری داڑہی یہان اسقدر ہے کہ کبھی ہندوستان مین اسقدر نہ تہی + مولوی صدر الدین صاحب کے لیکچر اٹاوہ مین مقبول عام ہوئے۔ آپکا ایک لیکچر اٹاوہ کے اسکول مین بھی کرایا گیا +

ایک نشان

وہ جو قادیان سے باہر رہتا ہے وہ جو دارالامان سے دُور ہے وہ جو احمدؐ کے گھر کی چاردیواری کے اندر یا اوس کے قریب نہیں وہ اس راز سے بیخبر ہے وہ اس حقیقت سے ناآشنا ہے جس کا علم خدا نما معبودون کے پاس رہنے اون کا قرب حاصل کرنے سے مُیسر آتا ہے۔ ہم نے خدا کے ایک فرستادہ کو دیکھا۔ ہم نے اوس کے ذریعہ سے نہ صرف اوس کی زندگی مین بے نشان کا نشان پایا۔ بلکہ اُس کے فیض یافتہ اصحاب کی صحبت مین اوس کے کلام مین بھی خدا نمائی کی جھلک دیکھی۔ ہمارے موجودہ امام اور سب سے بڑے احمدی کا وجود اپنے آقا کے راستباز ہونے کی سب سے بڑی شہادت ہے اوس کی اولاد مرزا غلام احمد کے مامور من اللہ ہونے کا نشان ہے۔ اس کی زندگی اس کی بیماری پیارے مہدی کے دعاوی و صداقت کی مصدق ہے آج ہم اپنے ناظرین کو وہ مژدہ جان فزا سُناتے ہین اُس نشان کا پتہ دیتے ہین جو دہریہ کو ساکت کرنے اور خدا کے مُنکر کو مبہوت کرنے کے لئے شہاب ثاقب ہے۔ یعنے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہان اللہ تعالیٰ نے ایک موعود بیٹا آج ۱۸۔ نومبر ۱۳ء کو عطا فرمایا۔ یہ موعود اس لئے زبردست نشان ہے کہ اس کی خبر اوس زمانہ مین دی گئی تہی۔ جب جماعت کے مخلصین کو قوت کی ظاہری حالت دیکھ کر بے چینی ہو رہی تہی۔ اور انسانی آنکھ و قیاس ہرگز یہ گمان نہ کر سکتے تہے کہ نور الدین کی زندگی کا آفتاب غروب ہونے سے رُک جائیگا بڑھاپا۔ گھوڑے سے گرنا دیر تک بیمار ہو کر سخت لاغر ہو جانا سخت مایوسی پیدا کر رہے تھے۔ اوس وقت حضور نے فرمایا۔ کہ مین نے دیکھا ہے کہ میری جیب مین کسی نے ایک روپیہ ڈالدیا اسکی تفہیم یہ ہے کہ ایک لڑکا ہو گا۔ عجیب بات ہے کہ بظاہر مجھے زیست کی اُمید نہین اور اس وقت قوائے رجولیت بھی موجود نہین اس خواب کے گواہ ماسٹر محمد دین چودہری غلام محمد اور ماسٹر عبد الرحیم وغیرہ ہین پس یہ نشان الٰہی جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اور تمام جماعت قابل مبارکباد ہین +

افریقہ سے ایک خط

ہمارے دوست ڈاکٹر مفضل کریم صاحب نے افریقہ سے کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی برادرم جناب حضرت مولانا صاحب :۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے مولا۔ میرے ہادی۔ میرے مرشد۔ میرے آقا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیار پاک سے آج مجھ گمنام کو ایک خط آیا۔ نہ خط بھی کسکا۔ آقا کے حواری کا۔ سبحان اللہ یہ گمنامی سبب تیری آج کام دیگئی۔ نہ گمنام ہوتا نہ تلاش کیا جاتا اور نہ عرض حال کی توفیق پاتا۔ مجھ گم گشتہ کی تلاش کرنے والے محسن میں آپ کے ہر ایک فرمان کا مندرجہ ذیل جواب عرض کرتا ہوں :۔

۱۔ میں اس ملک میں اپنی خواہش سے تین سال کیلئے تبدیل شدہ ملازمت پر آیا ہوں ایک سال گذر گیا دو باقی ہیں انشاء اللہ وہ بھی گذر جاوینگے۔

سلسلہ حقہ کا فدائی ہوں۔ اپنی ٹوٹی پھوٹی انگریزی سے یورپین اصحاب تک تبلیغ اسلامیہ کا بقیہ اٹھا نہیں رکھتا ہوں۔ خواہ افسر ہوں خواہ کوئی اور۔ وہ سنیں یا نہ سنیں میں سنانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور خاصکر پادری صاحبان جو کہ اس ملک میں لشکر شیطان کیطرح پھیلے ہوئے ہیں اُن تک تو کچھ حرج اور خرچ کرکے بھی پہونچتا ہوں۔ چنانچہ جب بندہ سے جلد ہوں تو بندہ کو مذہبی دیوانہ سمجھکر ایک صاحب نے طنزاً کہا تھا کہ اب تم افریقہ میں جاکر تبلیغ کرنا۔ اس نے تو تمسخر کیا تھا۔ لیکن میرے لئے یہ بات ترقی ایمان کا باعث تھی۔

ملامت سہ بازار عشق است ٭ ملامت صیقل زنگار عشق است

دنیا کی مصیبتوں نے درگاہ مولا تک حاضر ہونے کی فرصت نہ دی۔ ورنہ ارادہ مصمم تھا کہ یہاں آنے سے پہلے ضرور در اقدس تک ہو آتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق ایزدی۔ دو برس گذرنے کے بعد ضرور حاضر ہونگا۔ اور آپ کی دعاؤں سے یہ دو سال جلد ہی گذر جاوینگے۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و سید غلام حسین صاحب اس خاکسار کو جانتے ہیں پیغام مسیح پہونچانے کے بارے میں جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں ایک سعید روح نے اس کو قبول بھی کیا ہے۔ انکا نام نامی ڈاکٹر عبد الکریم احمدی ہے۔ انکی بیعت کا خط پچھلی ڈاک میں بخدمت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح پہونچا چکا ہوں۔ اور وہ کئی اخبارات کا چندہ وغیرہ بھی ارسال خدمت ہے۔ بہر صورت اس ہفتہ خاکسار کے ایک خط اپنی اخبار وں وغیرہ کے لئے اور ڈاکٹر صاحب ممدوح کے لئے آپکی خدمت میں لکھا تھا۔ کہ اتنے میں آپکا سرفراز نامہ بھی آگیا۔

بعد از ہزار حرماں دانی چہ ذوق دارد
ابرے کہ در بیاباں بر تشنہ ببارد

حضرت خواجہ صاحب جو کچھ کہ ولایت میں کر رہے ہیں۔ اس کا اجر صرف درگاہ رب العزت سے ہی مترتب ہو سکتا ہے۔ بندہ نے آپکے بدر کے کالموں میں اور ان کے اپنے پرچہ میں مدد کا حکم پاکر علاوہ غریبانہ مالی مدد کے بھی عرض کر بھیجا ہے کہ اگر ایسے حالات ہوں کہ اپنے گذارہ پر ولایت میں بسر کروں تو حاضر ہونا سعادتمندی سمجھونگا۔ منتظر ہوں کہ کیا حکم صادر فرماتے ہیں

اس ملک کے حالات:۔ باشندے وحشی۔ تن کی عریانی ان کے تمدن کی حد ہے۔ شراب نوشی اور شراب سازی میں یورپ کے بھی کان کاٹتے ہیں۔ جس چیز کو پاتے ہیں۔ اس کا خمیر اٹھا کر شراب بنا لیتے ہیں اور یہ وہ شراب کی خوراک ہے۔ دجال نے بھی مسیح ناصری کی آڑ میں جابجا ہر پانچ سات میل کے اندر اندر مشن بنا رکھے ہیں یہ فرقہ ہر ایک ملک سے۔ امریکہ۔ انگلینڈ۔ بلجیم۔ اٹلی۔ جرمنی۔ فرانس۔ آسٹریا سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ غرضکہ ہر جگہ سے مشنری گروہ بنکر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ شراب و زناکاری کی تو فریقین میں کوئی کسر نہیں۔ البتہ خوک خوری جس سے کہ یہ وحشی متنفر ہیں۔ دجال کے سایہ میں آکر وہ بھی سیکھ جاتے ہیں۔ لہذا اخبیث باطن ہوکر یورپ کی تہذیب کا مکمل نمونہ بنجاتے ہیں اہل یورپ مختلف ممالک سے یہاں آکر آباد ہو رہے ہیں۔ یہ مزدوری پیشہ وحشی جن کو کہ مختلف طور سے تنگ کرکے مزدوری کرنے پر مجبور کیا گیا ہے بہت کم مزدوری پر یورپین لوگوں کے ہاں مزدوری کرتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ سے بھی اکثر نوآباد کار آرہے ہیں اور ان کے آنے سے یہ برکت مزید براں ہوئی ہے کہ بیچارے ہندوستانیوں سے نفرت کی سبیل عام طور سے کشادہ ہو گئی ہے۔ یہانتک کہ ان وحشیوں کو بھی ہندوستانیوں سے ہی بدسلوکی کا سبق سکھایا جاتا ہے۔ اور یہ وبال ہندوستانیوں پر مسیح وقت کی نافرمانبرداری سے ہے کہ اُن پر خدا کی زمین تنگ ہو رہی ہے اور گرگ صفت بھائی بھیڑیں بھی اپنے کئے کی سزا پا لینگے جبکہ مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کہ "علیائی دنیا میں ایک ایسی وبا آئیگی جو ان کو لپیٹ جائیگی"۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ وحشی عجب ننگے لپٹتے ہیں تو مہذب یورپین عورتیں اور مرد خاص طور پر مسرور ہوتے ہیں۔ اور تصویریں اتارتے ہیں۔ نیوٹ کے لئے ایک تصویر بھی ارسال خدمت ہے۔

اس ملک میں وعظ کی تجویز کے نہ ہی تو بندہ مطابق ہے اور نہ مخالف۔ خاص طور پر مطابق اس واسطے نہیں ہے کہ لوگ یہاں عام طور پر جاہل ہیں۔ اور حکام ہونے کی وجہ سے دل مردہ ہیں۔ زنجبار کا حال خاص بھی معلوم نہیں کہ وہاں کیا کیفیت ہے لہذا یورپ اور امریکہ کے وفد کا خاص طور پر خواہاں و مداح ہوں۔ لیکن مخالف اس واسطے نہیں ہوں کہ احکم الحاکمین نہیں معلوم کس بات میں راضی ہے عبس و تولیٰ یاد آجاتا ہے۔ لہذا یہ امر محض حضور کے فرمان پر ہی ہے۔ بھائی نادر خاں صاحب امید ہے کہ صلیبی نیۃ المسیح میں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اس امر کے لئے حاضر ہوئے ہونگے۔

سے Rhodesia انگریز اس ملک میں بھی ہیں وہ لوگ اکثر صاف باطن ہیں اور اسلام کے نزدیک۔ چنانچہ ایک صاحب نے حضرت رسول کریم کی سوانحعمری انگریزی میں مانگی ہے۔ یہاں پر ملنا محال ہے

پورا پتہ لکھیں

احباب کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کریں۔ اور نمبر بھی لکھا کریں۔ بعض احباب صرف نمبر لکھ دیتے ہیں وہ بھی ناکافی ہے کیونکہ پھر چٹھیاں میں سے تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض صرف نام لکھ دیتے ہیں وہ بھی ناکافی ہے۔ کیونکہ پھر کلیدوں کی امداد سے نمبر تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح وقت بہت ضایع ہوتا ہے اور خطوں کی تعمیل میں التواء ہو جاتا ہے۔

فصل الخطاب:۔ اگرچہ کئی ایک اخباروں میں یہ عاجز شایع کر چکا ہے کہ ۲۰۰ سو درخواست آنے پر اس کے چھاپنے کا انتظام کر دیا جاویگا لیکن اب چونکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المہدی نے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قیمتی وقت سے کچھ حصہ اسکی تصحیح و ترمیم میں خرچ کرنا شروع کر دیا ہے اور ملکہ کچھ حصہ کتاب حضور نے تصحیح فرماکر اس عاجز کو دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کتاب بہت اصلاح طلب ہے غرضکہ ایک سو درخواست ہونے پر میں حضرت کی خدمت میں بمشورہ اور دعا کی خاطر حاضر خدمت ہوا۔ آپنے زبان مبارک سے فرمایا دو سو درخواست پر کام شروع کر دو ۔ اور پھر آپنے مکرر فرمایا ہماری طرف سے پھر لکھو کہ دو سو درخواست آجانے پر کام شروع کیا جاویگا۔ چنانچہ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ دو سو کی تعداد پوری ہونے پر انشاء اللہ کام شروع ہوگا۔ درخواستیں بنام محمد یامین (احمدی) تاجر کتب قادیان شریف ہوں۔

مشکل ہیں۔ ہاں ایک اور دقت ہے۔ بعض حالات ہیں جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں جنکے ماتحت ضروری ہے کہ ہمارا اپنا کوئی باورچی ہو اور مسلمان ہو۔ اور ہندوستان کا ہو۔ یہ ضرورت لنڈن میں نہ تھی۔ جس قدر یہاں آکر محسوس ہوئی ہے۔ میں نے تو چاہا کہ یہاں ایڈیٹری سے لیکر خود قلیوں کی طرح بلندے اٹھا کر جاتا رہا ہوں۔ وہاں باورچی بھی بنجاؤں۔ چنانچہ یہاں آکر پہلے ہفتہ عشرہ میں ہم مل جل کر باورچی کا کام بھی کرتے رہے ہیں لیکن پھر دوسرے کاموں میں سخت ہرج ہوتا ہے۔ یہ دو کنگ بدقسمتی سے فرقہ سپیٹسٹ کی بستی ہے۔ جن کو اسلام سے خاص عناد ہے نہ معلوم کیا مصلحت ربی ہے کہ خدا نے ہمارا مقام یہاں پسند کیا۔ شاید قادیان کا انار کلی بٹالہ کے قریب میں ہونا اس کو حل کر سکے۔ بہرحال خوم احتیاط اس امر کی مقتضی ہے کہ ہمارا اپنا باورچی ہو۔ موجودہ کو نے ہیں ہفتہ کا نوٹس دیدیا ہے۔ اگر کوئی وہاں سے اپنے خرچ پر آسکے تو یہاں انشاء اللہ تین روپیہ ماہوار اور روٹی مل سکتی ہے۔ اور اگر یہ کام خدا کی خدمت ہے تو پھر اجر جزیل کا بھی وہ مستحق ہے۔ (کمال الدین)

خواجہ کمال الدین صاحب کا

دوسرا خط

میں نے کسی پہلے خط میں عرض کیا تھا کہ میں عنقریب ایک اپیل لکھنے والا ہوں۔

مشکل یہ ہے کہ سال کا خاتمہ ہے اور جنوری کو دوسرا سال شروع ہوگا۔ اور دراصل کام اب شروع ہوا ہے۔ اب مغربی علمی دنیا کی توجہ اس طرف ہوئی ہے۔ اور اس سرعت اور ایر داہ قوم میں اب احساس ہوا ہے۔ کہ اسلام بھی کوئی شے توجہ کے قابل ہے۔ بہت خفیف سی جنبش ہونے لگی ہے۔ بڑا خوشی کا مقام دراصل اور ہے۔ اس وقت مراکو، سیلون اور سنگاپور میں قریب قریب بذریعہ خط و کتابت یہ امر فیصل ہو گیا ہے۔ کہ اسلامک ریویو کا ماہوار ترجمہ ان ممالک کی اپنی اپنی زبان میں شایع ہو سیلون کا سنگھالی اور خرچ مراکو والے کہتے ہیں کہ وہ عربی یا فرانسیسی دونوں میں ایک زبان میں شایع کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ابھی جواب نہیں لکھا۔ خیال کرتا ہوں کہ فرانسیسی میں ہی ہو تو بہتر ہے کیونکہ یہ زبان اس وقت ٹیونس اور مراکش میں بولی جاتی ہے۔ اور کل یورپ کی قریب قریب یہی زبان ہے۔ عربی رسالہ کا انتظام لندن سے ہو تو بہتر ہے کیونکہ عرب شام۔ مصر۔ اور سواحل کی یہی زبان ہے گو اللہ غالب علیٰ امرہٖ جیسے منشاء پاک خداوندی ہوگی وہ ہو رہے گا۔ بہرحال ان تین ممالک کا معاملہ قریب قریب طے شدہ ہے۔ جاپان سے بالواسطہ خط و کتابت جاری ہے کہ وہاں بھی یہ رسالہ نکلے۔

خدا تعالیٰ نے خود بخود یہ تحریک وہاں قلوب میں ڈالدی ہے۔ یہ لوگ مجھ سے اجازت مانگتے تھے۔ میں نے دیدی ہے ہاں خیال یہ آتا ہے کہ جب نئے سال سے یہ رسالہ گویا چار زبانوں میں نکلکر مغرب سے مشرقی حصہ کو زیر اثر اسلام لاویگا ایسی صورت میں خدا نہ کرے۔ کہ مالی مشکلات اسکی رکاوٹ کا موجب ہوں۔ انتظام تو خدا ہی اسباب کے ہاتھ میں ہے۔ بطور ہتھ اسباب میں نے ایک چھٹی شایع کی ہے جو یہاں سے کتاب میں چھپوائی ہے۔ اس میں ترجمہ قرآن کے انطباع کے متعلق میں نے کل اہل اسلام سے استمداد کی ہے۔

لارڈ موصوف کا خط ابھی آیا ہے۔ جو اس نے بری مختصر کی تفسیر سورۃ فاتحہ کے ذکر میں لکھا ہے۔ یہ تفسیر میں نے ڈاکٹر اڈورڈ کار پینٹر۔ ڈی۔ ڈی پرنسپل مانچسٹر کالج آکسفورڈ کی استدعا پر لکھی ہے جو ہلانک ریویو ماہ اکتوبر میں چھپ گئی ہے۔ لارڈ موصوف نے خط لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسیح کی دعا کو اس دعا سے کوئی نسبت نہیں۔ اور اس سے بہتر انسان کے پاس کوئی الفاظ اپنے مطالب اور الٰہی فیض کو جذب کرنے کے لئے ماسوا

اھدنا الصراط المستقیم

کے نہیں ہو سکتے۔

سوئیڈن کی لڑکی مس ہینگ۔ اس کی چٹھی ابھی آئی ہے۔ حیرت ہے کہ اب میں کیا لکھوں! اس کو سخت ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ یہ سوال لکھوتی ہے حرکات ذوحی مجھے مذہب مادری ایک طرف۔ میلان مجھے اس طرف۔ اس نے صاف لکھا کہ اگر آیندہ آئندہ اپنی زندگی میں مسلم کے ساتھ لگنے رہ سکتی ہوں تو اس لکھے مجھے یقین ہو جاوے۔ تو پھر میں یہاں بھی آسکتی ہوں۔ اس نے صاف لکھ رہا ہے کہ تمہاری تحریروں نے مجھ سے انجیل کی (مسئلہ عیسویت) کو ضایع کر دیا ہے۔ اور اب کہ خیالات پریشان ہیں خدا فضل کرے۔ دراصل نفس امارہ سے نکلکر نفس لوامہ کی ابتدائی منازل میں ہے دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔ دعا۔

چوہدری فتح محمد صاحب فرماتے ہیں کہ انکو کچھ آرام ہے لیکن میرا ارادہ نہیں کہ وہ کام شروع کریں۔ آج لنڈن سے کوئی پندرہ بیس دوست بغرض نماز جمعہ آنے والے ہیں۔

(خواجہ کمال الدین)

خواجہ کمال الدین صاحب کا

تیسرا خط

حضرت قبلہ پیر جوان ہمت میر صاحب سلمہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہمت میں برکت ڈالے۔ اور آپ کا نمونہ دوسروں کے لئے مفید ثابت ہو۔ واقعی ضرورت ہے۔ کہ قرآن کا اُردو ترجمہ حضرت اقدس کی زندگی میں شایع ہو جاوے اور ہمارے اہتمام سے شایع ہو۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ انگریزی ترجمہ بھی شایع ہو۔ دراصل اردو ترجمہ انگریزی کے ساتھ ہی ہو جاویگا۔ اور یہ دونوں کام یکساں مولانا محمد علی کر سکتے ہیں یہ جماعت پر اور آپ پر روشن ہے۔ کہ اس انگریزی ترجمہ کے لئے قوم کا بہت سا قیمتی وقت اور روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور اب قریباً تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اور یہ نہایت ہی افسوسناک امر ہوگا کہ اب چھپوانے کے لئے یہ کل کام کھٹائی میں پڑا ہے۔

میں ہی جانتا ہوں کہ انگریزی ترجمہ اور اردو ترجمہ اس وقت کسقدر ضروری ہے مجھے ہر ماہ رسالہ میں بہت سی آیات کی تشریح اور ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ کسقدر مروجہ تراجم انگریزی غلط اور بعض وقت گمراہی کا موجب ہو رہے ہیں۔ میں پچھلے کسی خط میں جو حضرت والا کے نام تھا۔ عرض کیا تھا۔ کہ پیرس میں جب میں نے بعض امور متعلقہ اسلام پیش کئے۔ حالانکہ وہ آیات قرآنی کے لفظی ترجمہ پر مبنی تھے۔ لیکن بعض سننے والوں نے یہی کہا کہ ہم نے تو قرآن میں ایسی ارفع تعلیم نہیں پائی۔ اسکی وجہ صرف یہی تھی کہ انگریزی ترجمہ مروجہ درست نہیں۔ اشکے تبلیغ اور اشاعت کے سامان ایک طرف اور کلام الٰہی کا صحیح انگریزی ترجمہ کسقدر ر[illegible] کے ساتھ ایک طرف۔

خدا تعالیٰ آپ کی کوشش اور سعی کو بابرکت کرے آپ انگریزی اور اردو دونوں تراجم کے لئے بغرض چندہ گھر سے نکلیں اور ایک ہی فنڈ قائم کریں علیحدہ فنڈ کی ضرورت نہیں۔ ہم سب ایک ہی ہیں۔ اور ہم سب کا کام اور غرض ایک ہی ہے۔ آپ یقین رکھیں اللہ تعالیٰ [illegible] کام کو سرسبز کریگا اور یہ گویا ایک اور کام آپکے ہاتھ سے [illegible] ہے گا۔

اور اردو ترجمہ کو بھی [illegible] ہاتھ لگ جاوےگا۔ آپ۔

دس ہزار کاپی اردو ترجمہ کی چھاپ دیں۔ وہ اپنا خرچ بھی نکال لیگا اور انگریزی ترجمہ اس کے ساتھ ہو جاویگا۔ میں نے اگرچہ کل اہل اسلام کو اس نیک کام میں ہمارے ساتھ شریک ہونے کیلئے صدائے عام دی ہے لیکن یہ کام دراصل ہمارا ہے جو بزرگ اور اہل اسلام سے شریک ہوگا وہ خدا سے اجر یاب ہوگا۔ والا ہم نے تو آخر یہ کرنا ہی ہے۔

یہ وہ کام ہے جس سے مسیح الموعود کی روح پر فتوح جنت میں خوشیاں منائیگی۔ جس لارڈ موصوف کی خوشخبری آپ سن چکے ہیں وہ اس دن کا منتظر ہے جب ہمارا انگریزی ترجمہ شدہ قرآن اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ ہر روز کو پڑھتا ہے اور سیل سے بیزار ہے۔ اور ہر ملاقات پر ہمارے ترجمہ کے متعلق دریافت کرتا ہے۔ بہر حال آپ میری اس عرض پر توجہ فرماویں۔ میرے ذمہ آپ کا حساب ایکسال کا ہے۔ آپ خود ہی حساب لگالیں وہ کس قدر فی ملاقات عہ کے حساب سے ہو سکتا ہے اگر میں لاہور میں ہوتا بہر حال یہ تو آپ کو کاہے کو یاد رہا ہوگا۔ اور نہ میں لاہور میں ہوں اگر آپ یہ کام شروع فرماویں تو سب سے پہلا میری طرف سے حضور کی خدمت میں نذر ساٹھ روپیہ (۶۰ مـ) ہے۔ جو آپ کو اگلے ماہ حضرت شیخ صاحب قبلہ کی معرفت ملجاویگی۔ والسلام۔ ہاں وہ قرآنی جنتری کے عہ روپیہ آپ کے ذمے ہیں۔ وہ دلوا دیئے۔

(خواجہ کمال الدین۔ از مسجد فضل دوکنگ انگلستان ۱۰۔ اکتوبر)

خلاصہ تقریر حضرت صاحبزادہ صاحب در گوجرانوالہ

فرمایا:۔ لیکچر شہرت و ناموری کے لئے۔ اپنے خیالات پھیلانے کے لئے یا ان کی تائید میں ہوتے ہیں۔ لیکن میری نیت صرف یہ ہے کہ ہم کو صراط مستقیم حاصل ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف اولین پر فضیلت رکھتے تھے بلکہ تمام انبیاء پر بھی فضیلت رکھتے تھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جو کبھی نہیں بدلتا۔ تمام انبیاء نے اسکی تعلیم پھیلائی۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں اس کا جوش اور اس کے لئے تڑپ سب سے بڑھ کر تھی۔ اس وقت تک بھی دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جو شرک سے اس قدر متنفر اور بیزار ہو۔ جیسا کہ دین اسلام۔ آنحضرت نے ہر موقعہ پر توحید کے واسطے وہ غیرت دکھلائی۔ جسکا نمونہ تاریخ عالم میں نہیں۔ آنحضرت نے نہ صرف اپنی زندگی میں توحید کو قائم کیا بلکہ اپنے بعد کے واسطے بھی صحابہ کو ایسی تاکید کی کہ سب قومیں گمراہ ہو کر اپنی نبی اور لیڈر کی پرستش شروع کر دیتی ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی اس شرک سے بچی رہی۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ عزت دی ہے کہ جہاں خدا کی توحید کا کلمہ تھا وہاں ساتھ ہی آنحضرت کی رسالت کا کلمہ بھی اس کا جزو ہوا کیونکہ جسطرح خدا ایک ہے اور اس جیسا نہیں ایسا ہی اب اس جیسا رسول بھی قیامت تک نہیں۔ یہ کلمہ شہادت بھی شرک کو مٹانے والا ہے غیر احمدیوں اور احمدیوں میں کچھ اختلاف ہے۔ مگر ہم کسی نیت پر حملہ نہیں کرتے۔ ہم جانتے ہیں کہ غیر احمدی اپنے عقیدے پر اس واسطے قائم ہے کہ ان کے خیال میں اس طرح آنحضرت کی عزت قائم ہوتی ہے اور یہی نیت ہماری ہے۔ اختلاف یہ ہے کہ آنحضرت کے بعد کوئی آنے والا ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ آگیا ہے یا نہیں؟۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت نے جو پودہ لگایا اس کو پانی دیئے والے اور اسکی حفاظت کرنیوالے ہونے چاہیں یا نہیں؟ یہ حفاظت دو قسم کی ہے ایک قرآن کے الفاظ کی اور دوسرا اس کے معانی کی اور اس پر عملدرآمد کی۔ سو پہلی ہزاروں حافظوں کے سینوں میں موجود ہے۔ اور دوسری حفاظت ان استادوں کے ذریعہ سے ہوئی جو منجانب اللہ ہمیشہ آتے رہے اور ان کا منجانب اللہ آنا اس واسطے ضروری ہے کہ وہ یقین کامل جس سے ہم کسی کتاب کی متابعت کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جو خود اس کتاب کے ذریعہ سے اس درجہ پر پہونچ چکا ہو کہ خدا اسے بھی نشانات سماوی عطا ہوں۔ اب رہا یہ امر کہ وہ آنے والا کن لوگوں میں سے ہو مسلمانوں میں یا یہ غیر مسلمانوں میں سے بلحاظ واقعات تو مسیح ناصری کی وفات ثابت ہے۔ میں یہ دیکھوں گا کہ آیا مسیح ناصری کے آنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے یا ہتک؟۔ کیا اپنی امت کی خرابی کے وقت آنحضرت کی غیرت گوارا کرے گی کہ بجائے اپنی امت کے کسی سپہ سالار کو تعین کرنے کے کسی دوسرے کے آگے ہاتھ پھیلائے کہ وہ باہر سے آکر آپ کی امت کی اصلاح کرے۔ اس امت کی اصلاح کے واسطے باہر سے کسی کو بلانے میں آنحضرت کی حضرت کی ہتک ہے بلکہ خدا کی بھی ہتک ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ پہلے زمانہ کے لوگوں کی اصلاح کے واسطے ایک نیا نبی پیدا کرے۔ اور اس واسطے ایک پہلے نبی کو سنبھال کر رکھنا پڑا تا کہ وقت ضرورت کام آوے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے۔ کہ بعض نبی ایسے تھے۔ جنہوں نے توریت کی شریعت کے مطابق حکم کیا۔ آنے والا ضرورت کے وقت آیا کرتا ہے۔ سو مسلمان خود اپنے گھروں میں اندر اور باہر دیکھیں کہ کیا اہل اسلام میں اسلام قائم رہ گیا ہے۔ چوری ٹھگی کھانیوالے نماز نہ پڑھنے والے۔ روزے نہ رکھنے والے۔ حج کو نہ ماننے والے سب مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ میں نے ایسے مسلمان دیکھے جو خدا تک کے منکر ہیں۔ لیکن مسلمان کہلاتے ہیں سو ضرورت تو ظاہر ہے۔ اب آنیوالے کو دیکھو کہ اس کے آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہوئی ہے یا نہیں؟ اگر عزت ہوئی ہے تو اُسے تسلیم کرو۔ اس کے دل میں قرآن شریف اور رسول کریم کی وہ عزت تھی کہ اس کے بالمقابل کسی چیز کی پرواہ نہ تھی۔ فرمایا:۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمّرم ⁜
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم ⁜

جو عشق و محبت حضرت مرزا صاحب کے دل میں تھی اسکا نمونہ کسی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔ اگر وہ اسلام کا فدائی نہ تھا تو یہ عشق اس کے دل میں کہاں سے آگیا۔ اس کا سا تقویٰ طہارت محبت قرآنی و محبت رسول کسی اور میں دکھاؤ تو ہم اسی کو مان لیں گے مگر اور تو کوئی نظر نہیں آتا۔ مطابق حدیث اس صدی کے سر کا مجدد۔ اگر یہ نہیں؟ تو دکھا دے کہ وہ کہاں ہے ورنہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی غلط ماننی پڑیگی۔

الہامی شہادت

یعنی

ارشاد الٰہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

خاکسار ذرہ بمقدار اپنے پیارے بھائیوں کی خدمت والا میں عرض پرداز ہے۔ کہ سب صاحبان کو اس بات کا علم ہے کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری۔ اور قاضی یار محمد صاحب اور میاں محمد بخش وغیرہ صاحبان سب کے سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو حضرت مسیح موعود کا منجانب اللہ خلیفہ اور جانشین یقین نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ اول اور جانشین خیال کرتے ہیں بلکہ بعض تو اپنے آپ بزعم خود مسیح موعود کا بیٹا ثابت کر چکے ہیں سو اللہ اپنی اپنی خلافت منوانے پر حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ ان سب مدعیان خلافت کی نسبت اس پیارے مولا کریم نے اس عاجز کو بذریعہ الہام مطلع فرمایا ہے۔ اور یہ عاجز اپنے مولا کریم سے اطلاع پاکر اس کے ارشاد حالی کی تعمیل کے لئے فرمان الٰہی کو شایع کرتا ہے

فرمایا:- مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ اِنَّهُمْ بِعِيْدُوْن - ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۲ء (یعنی ان مدعیان خلافت (عبد اللہ تیماپوری قاضی یار محمد وغیرہ) کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے خلافت کے انعام کا کوئی وعدہ نہیں دیا ہے۔ سب یونہی اپنے آپ اٹکلیں چلاتے ہیں۔ اور پھر اس عاجز کی طرف خطاب کر کے فرمایا:- وَاِذَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مِنْ لَدُنَّا قَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اِفْكٌ نِ افْتَرَاهُ وَمَا نَحْنُ بِكٰذِبِيْن ۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْن " اور جب تجھے ہمارے طرف سے اس بات کا علم پہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ تو جھوٹ اس نے خود بنا لیا ہے۔ ہم حق کے مکذب نہیں ہیں۔ بلکہ بات یہی ہے (تو اس کے جواب کیلئے فرمایا) کہو اگر تم سچے ہو تو اپنی اپنی سچائی کے خدا تعالیٰ کی طرف سے دلایل لاؤ۔ کہ یہ افتراء ہے۔ اور پھر اس پیارے مولا کریم نے قاضی یار محمد صاحب کی نسبت فرمایا:- یار محمد آپ کو

(۱) پست ہستی لاف استعلا مزن
دز گلیم خویش بیروں پا مزن

(۲) تو نہ کردی فکر بر خود اے کیا
جاسئے دو نان نیست شیرین اے کیا

(یعنی) تو ایک زمینی آدمی ہے۔ بلندی یعنی آسمانی ہونیکی لاف نہ مار۔ اور اپنی وسعت سے باہر نہ چل۔ تیری کیا ہستی ہے۔ اور تو نے اپنے آپ پر غور نہیں کیا۔ کہ پست ہمتوں سے سرکشی نہیں ہو سکتی۔

(۳) ہست او بحر العلوم اے مردمان
چاک کردہ صد گریبان صد میان

(۴) صد ہزاراں ہم چو تو بر آستانش
گر بمیرند روا باشد زجانش

[۳] اے لوگو وہ (خلیفۃ المسیح) تو الٰہی حکمتوں کا سمندر ہے جو خدمت اسلام میں اپنی جان کے سینے کے سینکڑوں گریبان چاک کر چکا ہے۔"

[۴] اگر تیرے جیسے لاکھوں اس کے آستانہ پر غلامی میں مر جائیں یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی قربان کر دیں تو یہ بات اس کے لئے عین شایاں اور مناسب ہے۔

(۵) زندہ گرداند ورا از وحی حق
زندہ گر ہستی بگیرش این سبق

(۶) کاش جانت میل عرفاں داشتے
کاش سعیت تخم حق را کاشتے

(۵) خدا تعالیٰ انہیں آن آن میں اپنی وحی سے زندہ کرتا ہے اگر تجھ میں زندگی ہے تو اس سے ابدی زندگی کی وصولی کا سبق حاصل کر۔"

(۶) کاش تیری جان عرفان الٰہی کی خواستگار ہوتی اور کاش تیری کوشش صدق کا بیج بوتی۔"

(۷) زندہ گشتی در دم از نور الدین
حل عقدت سے شدی راہ یقین

(۸) ہم برایمانت شدی مہر ثبوت
تا بگرداند ترا حیّ لا یموت

[۷] تو تو دین کے نور یعنی نور الدین (خلیفۃ المسیح) سے ایک آن میں زندہ ہو جاتا۔ اور تیرے یقین کے راہ کے سب عقدے حل ہو جاتے۔"

[۸] نیز تیرے ایمان کے اثبات پر خدائی مہر ہو جاتی تا تجھکو وہ ہمیشہ زندہ خدا ابدی زندگی عطا فرماتا۔"

(۹) زندگی خواہی بیا در یاش باش
واز لیامتہائے دنیا خاش باش

(۱۰) تا نگردی سوئے حق گردی اسیر
چشم بکشا بر رو بدر منیر

[۹] اگر تو بھی زندگی چاہتا ہے تو دنیا کی ملامتوں سے الگ ہو کے اسکی غلامی اختیار کر۔

[۱۰] جب تو سچائی کی طرف نہیں لوٹے گا اپنی ہوا و ہوس میں ہی قید رہیگا۔ اس چودھویں کے چاند کے دیکھنے کے لئے دل کی آنکھیں کھول۔"

(۱۱) ہست او آلائے حق را کافرے
آنکہ از حکمتش سے پیچد سرے

(۱۲) حکم او را حکم حق دان اے دنی
ہست از حکم خدا سرخود روی

[۱۱] جو کوئی اس کے حکم سے انکار کرے وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا ناقدردان ہے۔

[۱۲] اے پست خیال اس کے حکم کو خدا کا حکم سمجھ کیونکہ اس کا حکم خدائی حکم سے ہے اپنی منشا سے ہرگز نہیں۔"

(۱۳) نور آلات خدا بر تافتی
پیش کن وز آنچہ نعمت یافتی

(۱۴) حق ترا داد است فہم و عقل ہم
تا نہ گردی از صراط راست گم

[۱۳] تو نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے منہ پھیرا۔ اور پھر اس انکار کی حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نعمت تو نے حاصل کی وہ پیش کر۔"

[۱۴] خدا تعالیٰ نے تجھے سمجھ اور عقل دے رکھی ہے تا تو سیدھی راہ سے بہک نہ جائے۔"

(۱۵) خود ز فرمان مسیح بر تافتی
واز کلامش نور دینت یافتی

(۱۶) منتخب گرداندش او را خدا
آنکہ سازد آفتاب ذرہ را

[۱۵] باوجود اس عقل اور ہوش کے تو آپ ہی مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان سے پھر گیا۔ حالانکہ تو اس کے کلام سے اپنے دین کے نور (نور الدین خلیفۃ المسیح) کو تو پا ہی چکا جیسے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے۔

[۱۶] اس خدا تعالیٰ قادر و توانا نے اُسے منتخب کیا ہے جو کہ جس پر مہربانی فرماتا ہے تو ایک ذرے جیسے کو سورج بنا دیتا ہے۔"

عاجز اپنے مولا کریم سے الہاماً اطلاع اور حکم پاکر عرض کرتا ہے کہ عاجز کے آقا و مولا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الخلفاء کے بعد سچے منجانب اللہ جانشین ہیں۔

اس عاجز نے ۱۹۱۱ء کے سالانہ قادیان میں انہی ارشادات کی تعمیل میں کئی ایک تقریریں کی تھیں جو بعدہٗ اخبار الحکم ۲۸ ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں بعنوان تبلیغ شائع ہوئی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین ہونے پر خدا تعالیٰ کی طرف کی بہت سے الہامات مندرج ہیں۔ اس لئے نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُسے دوبارہ ہدیہ ناظرین کیا جاوے۔ تاکہ خدا تعالیٰ اُسے اپنی مخلوق کے لئے سعادت دارین اور اپنے تقرب کا موجب بنا دے۔ آمین۔ اور وہ یہ ہے:-

تبلیغ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العلمین ۔ الرحمٰن الرحیم ۔ ملک یوم الدین ۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ اھدنا الصراط المستقیم ۔ صراط الذین انعمت علیھم ۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۔ آمین!
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علے ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید ۰

عاجز اپنی عرضداشت کو اچھے پیرایہ میں دلچسپ بناکر پیش کرنے سے معذور ہے۔

درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
ہرچہ استاد ازل گوید بگو می گویم

عاجز اپنے پیارے مولا کریم سے اطلاع پاکر نہ صرف اطلاع بلکہ حکم پاکر اپنے فرض منصبی یعنے تعمیل ارشاد الہی کے کسی کم سے کم حصہ کی ادائیگی کے لئے اپنے پیارے عنایت فرما کی بخدمت میں ادب سے عرض کرتا ہے اور ان احکام میں سے ایک بلفظہ یہ ہے:۔

قل انی ارسلت من اللہ ذی المعارج و ابلغکم رسلت ربی و انی اعبد من المسلمین و انی لکم من خیر الناصحین ؎

کہ میں واقعی احکم الحاکمین اللہ تعالی درار الورا بلند درجات والے کیطرف سے پیغام آپ کے پاس پہونچاتا ہوں۔ اور اس کے فرمانبرداروں میں سے بہت بڑھ چڑھ کر عبادت کرنیوالا یعنے اپنی عبدیت کا (جیسے کہ ہیچ در ہیچ، ہیچ در ہیچ؎) اقرار کرنے والا ہوں۔ اور واقعی آپ کے لئے بہتر خیر خواہوں میں سے ہوں۔ یہ عاجز براہ راست اپنے پیارے مولا کریم سے انی انا اللہ کا فرمان سن کر گواہی دیتا اور پیش کرتا ہے کہ اس زمین و آسمان چاند و سورج اور ذرے ذرے غرض ساری کائنات کا مالک ہی ایک ہی اللہ ہے۔ جو اپنی ہستی کے ثبوت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے اور انسانوں کو اپنی ذات کے عرفان اور اپنی رضا کا انعام عطا فرمانیکے لئے انبیاء کو درمیانی واسطہ بناتا رہا ہے اور اب اس نے اس انعام کے عطا فرمانے کے لئے کل دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لا نعلا لا اعطی داما ابدا غیر محمد فداہ) کو ممتاز کر رکھا ہے جسکی نسبت فرمایا قل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت فرمایا اتیناہ حکماً و علماً و اتیناہ من لدنا علماً۔ پھر فرمایا غلام محمد غلام محمد۔

ازاں جملہ یکے بر غلام محمد یعنی یہ مسیح صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اس وقت سارے جہان کے لوگوں سے بہتر ہے پھر فرمایا۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت

پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت فرمایا:۔

اتیناہ حکماً و علماً و اتیناہ من لدنا علماً ۰ پھر فرمایا:۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً ۰ اور پھر فرمایا یخرجھم من الظلمت الی النور ط یعنے یہ خلیفۃ المسیح لوگوں کو خدا تعالی کے نور کے ظلمات سے نکالکر اس کے قرب کے نور کیطرف لیجاتا ہے۔

پھر اپنے پاک حکمنامہ قرآن مجید کی نسبت فرمایا:۔

ہست قرآن آفتاب از الہ - کافتابے می کند ہم ذرہ را
پھر فرمایا۔ کہ من از یار آمدم تا خلق را ایں راہ بنمایم۔ وہ راہ یہ ہے:۔

کہ اب اس ساری دنیا کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کے واسطہ کے بغیر خدا تعالے کے ملنے کے لئے اور کوئی طریق ہے ہی نہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک اس دار فانی سے اور انبیاء کی طرح رخصت ہو چکا ہے۔ پر اس پیارے مولا کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کے ذریعہ سے یہ انعام عطا فرمانیکی راہ کھول رکھی ہے کہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین کے اتباع کے ذریعہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے وسیلہ سے خدا تعالی کے رضا کا انعام حاصل کریں۔ وہ اس طرح سے ہے کہ ہم سب لوگ اپنی ساری ساری فانی خواہشیں فانی ارادے فانی اسباب فانی جان و مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور جانشین موجودہ امام کی جو کہ ہی رضا الہی کے ماتحتی پر قربان کرکے امام (حضرت خلیفۃ المسیح) کی رضا کو اپنی رضا اور امام کے ارادے کو اپنا ارادہ یقین کرنے کے ذریعہ سے رضاء الہی کو اپنی رضا یقین کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہیں

اوّل جن کا اپنا ارادہ ہے ہی نہیں اور وہ رضاء الہی کے ماتحت اپنے آقا و مولا امام کے ارادے کو ہی اپنا ارادہ یقین کرتے ہیں

(۲) دوم وہ جو اپنا ارادہ تو رکھتے ہیں۔ پر اپنے ارادے کو لوٹ کرکے خدا تعالے کے ارادوں کو یا اس کی ماتحتی میں ظل سبحانی یعنے وقت کے امام کے ارادوں کو اپنا ارادہ تسلیم کرتے ہیں۔

(۳) تیسرے وہ جو اپنے ارادوں کو چھوڑ ہی نہیں سکتے اور اپنی ہوا و ہوس میں گرفتار ہیں۔ پر یہ آرزو رکھتے ہیں کہ ہم اپنے فانی ارادوں کو چھوڑ کر رضاء الہی کے ماتحت اپنے آقا و امام کے ارادوں کو اپنا ارادہ یقین کریں۔ پر ایسا کرنے سے قاصر ہیں تو پھر وہ اپنی ہوا و ہوس کے فانی ارادوں کو لیکر ہی پیش ہو جاویں کہ ہم اپنی شامت اعمال کے جہنم سے خود نکل نہیں سکتے۔ **لہذا حضور خود ہی دعا فرماویں**۔ اور اپنے رحمت الہی مجسم ہونیکی حیثیت سے قبولیت مجسم سفارشی دعا کرکے ہمیں ہماری خواہشوں کے دوزخ سے نجات دلواکر۔ کایا پلٹوا کر اپنی رضا کے ماتحت جو در اصل رضاء الہی مجسم ہے) قبول فرماویں اور یہ الفاظ "لہذا حضور خود ہی دعا فرماویں" الہامی ہیں۔

اس تیسری قسم کے ادنے سے ادنے ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ درجہ جس سے نیچے کوئی درجہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ادنی حالت میں اس عاجز غفلت شعار نجاست مجسم ہیچ در ہیچ ذرہ بمقدار کو بھی شامل ہونیکا فخر حاصل ہے۔

اب دیکھنا اس بات کو ہے کہ ایک طرف وہ پیارا مولا کریم اپنے پاک حکمنامہ میں ارشاد فرماتا ہے **لا یکلف نفساً الا وسعھا**۔ تو کیا مطلق انسان کے وجود میں اس خالق حقیقی نے پیدائشی طور پر جاں نثاری کا مادہ عطا بھی کر رکھا ہے یا نہیں؟ کل دنیا کے لوگ اپنے اپنے رنگ میں اپنی اپنی حالت میں جب ایک چیز کو پسند کرتے ہیں تو دوسرے کو اس کے حصول میں قربان کر دیتے ہیں جیسے ہر ایک چیز کے خریدنے میں اس کا مولی اس پر قربان کیا جاتا ہے۔ رعایا کے لوگ حکام کی خوشی حاصل کرنے کے لئے طرح طرح کی قربانیاں کرتے ہیں سپاہی لوگ تھوڑے سے مال کے حصول کے لئے اپنی پیاری جانیں واقعی طور پر قربان کرکے چھاتیوں پر گولیاں کھاتے اور مرتے ہیں۔

عین معرکہ جنگ میں جان دینے کی پرواہ نہ کرنا بعض وقت ایک اور کی خواہش بھی رکھتا ہے جاپان اور روس کی گذشتہ لڑائی میں جاپانیوں کو ایک سو یا اس سے زیادہ آدمیوں کی ایسی ضرورت درپیش آئی۔ جس سے بچنا ان کے ان کا زندہ بچکر واپس آنا۔ بالکل ناممکن تھا۔ تو ایسے موقعہ پر فوج کے کمان افسر نے اپنی ماتحت فوج کو حکماً نہ بھیجا۔ بلکہ اپنے ملک میں اعلان کر دیا۔ کہ چند ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو یقیناً مر ہی جائیں گے اور وہ اپنی قوم پر جان قربان کریں۔ ہر ایسے جان قربان کرنیوالے اپنی طیب خاطری دلی خوشی یعنے پورے انشراح صدر سے خود درخواست کریں تو معاً بہت تھوڑے ہی وقت میں جسقدر جلد ممکن تھا ایک کثیر درخواستیں آ گئیں۔ جن میں سے بقدر ضرورت

؎ یہ اس پیارے مولا کریم کا محض فضل ہے ورنہ عاجز نجاست مجسم غفلت شعار (اکثر اوقات صحیح وقت پر نماز پڑھنے سے بھی قاصر ہے اسی واسطے عاجز نے عباد کا معنے عبدیت کا اقرار لیا ہے

بیگئیں۔ یہ تو ہے کسی چیز کے حصول کی سعی پر جان قربان کرنا اس کے خلاف بعض اوقات بعض انسان اپنی کسی آرزو اور خواہش کے نہ پورا ہونے کی حالت میں اپنی موہومہ اور مفروضہ آرزو کی جدائی کی برداشت نہ کرکے اس پر ہی (خودکشی کرکے) جان قربان کر دیتے ہیں۔ جیسے بعض طالبعلم پاس نہ ہونے کی حالت میں اپنے آپ کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ عاجز کا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ یہ خودکشی اچھی راہ ہے بلکہ عاجز کا منشاء تو عام طور پر انسانوں میں فطرۃً جان نثاری کی شہادت کالینا ہے اس عاجز نے ثابت کر دیا ہے کہ خالق حقیقی نے ہر ایک انسان میں عام طور پر قربانی اور جان نثاری کا مادہ فطرۃً مذکور کر رکھا ہے۔ اور لوگ اپنی اپنی خواہشوں پر عملی رنگ میں جان نثاری کرکے قربانی کی گواہی اور ثبوت دے رہے ہیں۔

خدا تعالٰے نے جملہ انبیاء کو اسوہ حسنہ یعنی ایک نمونہ فرمایا ہے۔ جنکی پیروی کا خاص حکم دیا ہے۔ حضرت ابراہیم علٰے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے مولا کریم کی فرمانبرداری ایک خاص نمونہ ہے۔ اپنے مانگے ہوئے بیٹے کو بلحاظ بشریت کے آرزو مجسم کو ذبح کرنا مومن بیٹے کا بھی چشم مان کر عین طیب خاطری سے ذبح ہونیکے لئے سر تسلیم رکھ دینا عملی قربانی کا نمونہ محض ہم لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے ورنہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایسی جسمانی ناکارہ قربانیوں سے جنکا لہو یا گوشت خدا تعالٰی کے ہاں ہرگز نہیں پہونچتا بدرجہا ممتاز ہیں۔ اس عاجز کی نظر میں حضرت ابراہیم علٰے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فعل قربانی کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ اس سے عاجز کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عاجز حضرت ابراہیم علٰے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس قربانی کو بجائے عزت کے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ بلکہ عاجز اپنے ایمان کی آنکھوں سے حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بالاتر مقام پر دیکھتا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم علٰے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لاکھ در لاکھ کروڑ در کروڑ یا اس سے بھی بے شمار ایسے ایک ایک کرکے مانگے ہوئے بیٹے ہوتے اور جناب باری سے انہیں ذبح کرنیکا حکم ہوتا تو حضرت ابراہیم علٰے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام جسقدر جلد ممکن ہوتا ذبح فرماتے اور اتنی بھی پرواہ نہ کرتے جیسے ایک ٹوٹا ہوا بال جسم سے پھینک دیا جاتا ہے۔ ہاں اس بیٹے کی قربانی میں جو بڑا کام آپ نے کیا ہے جو اس کا لب لباب اور جوہر اور ہم لوگوں کے لئے اعلٰے سے اعلٰے فرمانبرداری کا نمونہ ہے وہ یہ ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادب کی راہ اختیار کی اور اپنے ارادے کو اس میں دخل نہیں دیا اور اس احکم الحاکمین خدا تعالٰے کے ارادے کو عین اپنا ہی ارادہ یقین کرکے یہ سوال ہی نہیں کیا کہ اس قربانی کی کونسی ضرورت ہے اور کیوں ایسا ارشاد ہے نہ عرض کیا ہے نہ دل میں ایسے وسوسہ کو جگہ دی ہے یہ ہے **فنافی الرضاء** محبوب یا فانی فالعد ہونا۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ اس پیارے مولا کریم نے اپنے پاک حکمنامہ قرآن مجید میں جو ہمیں دستور العمل عطا فرمایا ہے اس میں اس نمونہ کی نسبت خصوصیت سے کیا ارشاد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا

قُلْ بَلْ مِلَّتَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا (بقرہ ۱۶) و **اتبع ملت ابرٰهيم حنيفا** پھر عام حکم دیا **فاتبعوا ملت ابرٰهيم حنيفا** (عمران ع ۱۰) **التبعوه** پھر فرمایا۔ **ان اولی الناس بابرٰهيم للذين اتبعوه** (عمران ع ۷) یعنی روحانی تقرب کے لحاظ سے ابراہیم علیہ السلام کے قریبی وہ ہیں جو اس کی پیروی کرنے والے ہیں پھر فرمایا: **واتخذوا من مقام ابرٰهيم مصلے** (بقرہ ۱۵)

اور پھر یہ کہ اس عاجز نے اپنی ناقص کوشش سے اس نمونہ کو نہیں لیا بلکہ اس پیارے مولا کریم نے اس پاک نمونہ کو قرآن مجید سے اخذ کرنے کے لئے الہامات ذیل ارشاد فرمائے ہیں "**قُلْ بَلْ مِلَّتَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا**۔ تو کہہ مذہب (یعنی طرز زندگی) تو وہی مذہب ہے جو ابراہیم حنیف کا مذہب جو سب کچھ چھوڑ کر خدا کے ہو لئے۔ یعنے اس کے سوائے مذہب مذہب ہی نہیں یعنی باطل ہے۔

پھر فرمایا۔ **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى**۔ یعنی فرماں برداری میں جس مقام ہدایت پر ابراہیم علٰے نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کمال سے کمال ادب سے تسلیم نماز پڑھی تم لوگ بھی اپنے ارادوں اور خواہشوں کو ترک کرکے رضاء الٰہی کے ماننے کے مقام پر نماز پڑھو۔ یعنی رضاء الٰہی کے ملنے کی نماز پڑھو۔ تاکہ تم ان کی پیروی سے انکی دعاؤں کے وارث بنو۔ پھر فرمایا:-

ان الذين امنوا وفقوها واتبعوا ملت ابرٰهيم حنيفا لهم جنت تجري تحتها الانهار خلدين فيها رضي الله عنهم ورضوا عنه ذلك لمن خشي ربه اولٰئك الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء۔

تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور ہر ایک آرام اور تکلیف کی حالت میں عملی رنگ میں اس ایمان پر قائم رہے اور انہوں نے **ملت ابراہیم** یعنی ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ فرمانبرداری میں اپنے ارادوں اور خواہشوں سے الگ ہوکر پیروی کی ان کے لئے اس دنیا و آخرت میں باغ ہیں۔ جن میں خدا کی رحمت کی نہریں جاری ہیں وہ یہاں بھی خداداد اطمینان قلب یعنی دلی سکھ اور چین کے باغ میں ہمیشہ رہیں گے اور آخرت میں بھی رضاء الٰہی کے جنت میں ہمیشہ کے لئے مقیم ہوں گے۔ خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش۔ یہ رضاء الٰہی کا سرٹیفکیٹ ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ یہی لوگ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں میں سے ہیں۔ جنپر اللہ تعالٰے نے اپنے انعامات عطا فرما رکھے ہیں۔ پھر یہ دنیوی ساز و سامان جن میں انسان دل بستگی پیدا کرکے اپنے پیارے مربی الرحمٰن الرحیم سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس پیارے مولا کریم نے اس کی ناپائداری کی نسبت جو کچھ بذریعہ الہام ارشاد فرمایا ہے۔ وہی عرض کیا جاتا ہے۔

اے سونے والو سوچو۔ جاگنے والو جاگو ذرا غور تو کرو دنیا چیز ہی کیا ہے فانی مکان ہے۔

آپ جانتے ہیں اس پیارے مولا کریم احکم الحاکمین کی ذات پاک ہر قسم کے احتیاج سے بے پروا ہے۔ فانی مال تو اُسی کا دیا ہوا ہے۔ اُسے اس کو مانگ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ اس کی ذات بڑا داتا ہے وہ تو داتا ہے معاذ اللہ مانگت نہیں اس نے تو یہ ارادہ اپنے بندوں پر انعام عطا فرمانے کے لئے کھول رکھی ہے۔ اب اس معاملہ میں جو اس پیارے مولی کریم نے اپنے بے انتہا پیار سے اس عاجز نجاست مجسم کو ارشاد فرمایا ہے۔ عاجز اُسے اپنے پیارے بھائیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے حرف بحرف پیش کرتا ہے:-

ع

حق زبندہ بہائی طلبد ہر بخشش بہانہ می طلبد

پھر فرمایا:- خدا تعالٰے انسانی جذبات [illegible] کا

کیا بلحاظ مالی خدمت ہونے کے اور کیا بلحاظ بدنی خدمات ہرگز محتاج نہیں اور کیونکر محتاج ہو سکتا ہے جو ہر آن الحمد لله ارحم ... ہے جس نے **اتنے بڑے کائنات کو نیست سے ہست کیا اور اب بھی اسے ایک آن میں فنا کر سکتا ہے اور ایک** آن کے کم سے کم حصہ میں ایسے اور اس سے اعلیٰ درجہ کے بے شمار عالم پیدا کر سکتا ہے۔ اور پھر یہ کام اس کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں وہ تو محض اپنے احسان اور فضل سے اپنے جس بندے پر انعام اور اکرام کی نوازش فرماتی ہو۔ اس کے لئے اپنی بے انتہا عنایات سے بخشش انعامات کی ایک راہ کھول دیتا ہے جو یہ ہے :-

کونسی ہے وہ راہ جو اس پیارے مولا کریم کے فضل کا دروازہ کھولتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو انعامات آلہی کے جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو انعامات الہی کے جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ کونسی ہے وہ راہ جو اس پیارے احکم الحاکمین ذوالجلال خدا کی عنایات کے تاج سے سرفراز و ممتاز کر دیتی ہے۔ وہ راہ یہی ہے کہ اپنے سارے کے سارے فانی مال۔ فانی جان۔ فانی ارادے۔ فانی خواہشوں کو حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ اور نقش قدم پر اور سبحانہ تعالیٰ اپنے خالق حقیقی کی رضا کے ماتحت اس کے بھیجے ہوئے موجودہ امام امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی رحمۃ للعلمین کے غلاموں میں سے موجودہ غلام اور جانشین کے سپرد کر دو۔ اور بس اسی کے ہو جاؤ۔ کھاؤ تو اسی کے لئے کھاؤ۔ پہنو تو اسی کے لئے پہنو۔ سوو تو اسی کے لئے سوو۔ جاگو تو اسی کے لئے جاگو تاکہ وہ قدوس خدا ہمیں اس فانی ہستی سے نجات دیکر اپنے جلال کے اظہار اور اعلی کلمۃ اللہ کے لئے ایک ناچیز سے ناچیز آلہ بنا دے آمین ثم آمین۔

پھر فرمایا:- **قل ھی مواقیت للناس** یعنی ہم لوگوں کو حصول انعامات کے موقعہ دیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے۔ لہذا عاجز عرض پرداز ہے کہ اس انعام کے حصول کے لئے یہ ایک خاص وقت ہے اور نیز یہ کہ یہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ یعنی اس امام کی غلامی کے ذریعہ سے حصول انعام کا وقت بہت ہی تھوڑا ہے۔ جسکی نسبت وہ پیارا مولا کریم فرماتا ہے **سا سندرجہ الی الجنۃ** یعنی عنقریب ہم اسے جنت میں لے جانے والے ہیں۔ پھر فرمایا۔

"**خیر قدم پاک گیرو پاک گیر**"

اس سے جسمانی پاؤں پکڑنے کی مراد نہیں بلکہ رضا آلہی کے ماتحت نہ ہاتھوں سے بلکہ جان سے فرمانبرداری کے پاؤں پکڑنے مراد ہے۔ سو بھائیو آؤ۔ مل جل کر خدا تعالیٰ کے فضل سے توفیق پاکر اس کے فرستادہ موجودہ رسول اور امام کی حتی الوسع کم و بیش فرمانبرداری کے پاؤں دل و جان کے ہاتھوں سے پکڑ کر عرض کریں کہ "سبحانہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو موسیٰ علیہ السلام سے مشابہت دی ہے حضور محض اپنے منصب امامت کی حیثیت سے محض اپنی رحمت الہی مجسم ہونے کے لحاظ سے ہم عاجزوں کو ہمارے ہی نفس سرکش فرعون سے اور ہماری ہی اندرونی اور بیرونی کمزوریوں کے سیلاب سے نجات دلوا کر بفضلہ رضا آلہی کی مقدس زمین میں آباد کرادیں۔

اور نیز اللہ تعالیٰ نے حضور کو لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جانیوالا فرمایا ہے سو حضور محض اپنے ظل الہی مجسم ہونے کی حیثیت سے ہمیں ہمارے ہی نفسانی اندھیروں سے نکالکر رضا الہی کے نور کی جنت میں داخل کرادیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ اس کے بعد عاجز دعا مانگتا ہے کہ وہ پیارا مولا کریم ہمیں اپنے بھیجے ہوئے امام کی ماتحتی میں جسطرح کہ وہ خوش ہے توفیق عطا فرماکر ہماری حرکات و سکنات اپنی منشا کے ماتحت رکھکر اپنی رضا کے تاج سے سرفراز و ممتاز فرمادے آمین ثم آمین اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ لا نعد لا احصی دائماً ابداً اعیر معذوذاً۔

اس التماس کے خاتمہ کے بعد عاجز بڑے ادب سے عرض کرتا ہے جو خاص اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ عاجز نے رویا میں دیکھا ہے کہ ایک گاڑی آئی جو اپنے پلیٹ فارم سے چند قدم پرے ہی رہی۔ چلانیوالے نے واپس کرکے پھر آگے بڑھائی تو عاجز نے پیچھے سے اسے ہاتھ سے بھی دھکیلا پر پھر بھی کچھ ہٹی ہی رہی۔ اس نے واپس پیچھے ہٹائی تو یک بیک دیکھا کہ عاجز گاڑی میں سوار ہے۔ جب عاجز سوار ہوا تو معاً گاڑی اپنے اصلی مقام پر پہونچ گئی اور اندر ایک لمپ جل رہا ہے۔ اس کی موجودگی میں معاً ایک دوسرا لمپ موجود ہو گیا جو پہلے سے بڑا اور زیادہ روشن ہے جس سے روشنی بہت ہی تیز ہو گئی۔ یہ خواب کی حالت تبدیل ہو کر معاً الہام ہوا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکافرون اسکے ساتھ تفہیم کوئی نہیں تھی۔ کہ یہ کس کے لئے ہے (ایک دفعہ یہ الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ہوا تھا) اب تفہیم نہ ہونے کی وجہ سے۔ سبحانہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں دلی تڑپ سے عرض کی کہ پیارے مولا کریم کہ یہ الہام کس کے حق میں ہے تو معاً الہام ہوا "اپنی موت کی تیاری کرلے"

عاجز نے پچھلے سال عرض کیا تھا کہ اس پیارے مولا کریم نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی نسبت فرمایا ہے۔

زندہ گشتہ بعد مرگ صد ہزار

سینے یہ امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح لاکہ موت اپنے اوپر وارد کرکے اس زندگی کو پہونچا ہے سو عاجز اپنے پیارے عنایت فرمایاں کی خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا ہے کہ آپ صاحبان اپنے اپنے لئے بھی عرض کریں کچھ للہ اس عاجز نجاست مجسم کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح رحمت الہی مجسم کی عالی خدمت میں عرض کریں کہ حضور للہ اپنے فضل ربی مجسم ہونے کی حیثیت سے عاجز سراپا نجس اپنے اعمال کے جہنم مجسم کے واسطے تہ دل سے شفقت مجسم دعا فرماویں کہ سبحانہ تعالیٰ اس عاجز ہیچ در ہیچ کو اس آنیوالی موت سے پہلے ان لاکھ موتوں میں سے جو حضور کو عطا کی گئیں ہیں حضور کی نعلین عالی و اقدس کی طفیل ایک موت عطا فرما دے۔

عاجز کو موت کا تو ڈر نہیں ڈر ہے تو اس بات کا کہ عاجز اپنے پیارے مولیٰ کریم کے ارشاد اور اس کے فرستادہ موجودہ امام کے حکم کی تعمیل اعلاء کلمۃ اللہ کی عدم تعمیل کی حالت میں آن آن میں غضب کی بجلی کا عین مستحق ہے اللھم احفظنا من شرور انفسنا من سیات اعمالنا آمین ثم آمین۔

اس عرضداشت کے پیش کرنے کے چند یوم بعد اس پیارے مولا کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنی مخلوق پر انعام عطاء فرمانے کے لئے ارشاد فرمایا لہذا وہ بھی ذیل میں عرض کیا جاتا ہے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(۱) "پاک زینہ"

جسکی تفہیم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین کے غلام موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا لوگوں کے لئے واصل باللہ ہونے۔ یعنی روحانی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جانیکے لئے ایک سیڑھی ہے جیسے اسی سیڑھی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں پہونچ سکتے اور

اس کی رضا کا تقرب حاصل کرسکتے ہیں۔

(۳) دوسرا ارشاد الٰہی ہوتے ہوئے اگرچہ سخت شرم آتی ہے پر فرمان الٰہی کے عرض کئے بغیر کوئی چارہ نہیں وہ یہ ہے:
"تیری دعا بمنزلہ گہی کے ہے"

تفہیم۔ جس طرح انسان جسمانی طور پر روحانی غذا کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر روحانی غذا کا۔ تو اس سیڑھی کے راستہ چڑھنے کے لئے لوگوں کو جو طاقت روحانی غذا کھا کر حاصل کرنی چاہیئے۔ اس میں تیری دعا بمنزلہ گہی کے ہے۔ جسطرح گہی مادی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا دیتا ہے اسی طرح تیری دعا لوگوں کی روحانی غذا کو عمدہ اور طاقتور بناکر انہیں اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے مضبوط کرتی ہے

"درود شریف کا پڑھنا پروں کا کام دیتا ہے"

یعنی لوگ جسقدر کمال سے کمال دلی خلوص اور پیار سے قربان ہو ہو کر اپنے آقا و مولیٰ صل سرچشمہ رحمت فداہ ابی و امی اور اسے دقلبی و روحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لانعد ولا احصی دائما ابدا غیر محدود ا رحمۃ للعالمین خاتم النبیین پر درود شریف بھیجتے رہیں گے تو وہ درود شریف ان کو اس سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پروں کا کام دیگا۔ یعنی جس قدر وہ فدا ہو ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں گے اسی قدر ان روحانی پروں کے ذریعہ سے نہایت ہی تیز پروازی سے اس سیڑھی پر سے گذر کر اپنے پیارے مولا کریم کی بارگاہ عالی میں پہنچکر رضا الٰہی کے تاج سے سرفراز اور ممتاز ہوں گے۔

اس کے پھر فرمایا:۔

(۴) پس دیکھو اور سنو کہ تم سب کے سب خدا تعالیٰ کے ہی ہو جاؤ اور تم میں کوئی ذرہ انانیت کا باقی نہ رہے"

یعنی یہ کہ تمہاری ہر ایک حرکت و سکون یعنی ساری کی ساری زندگی خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہو۔ اور یہ کہ تم تکبر کی چلی ہوئی نا تراشیدہ اینٹ یا پتھر کے بلند اور عالیشان مکان نہ بنو۔ اور ہرگز نہ بنو۔ کیونکہ اُن سے کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا بلکہ تم محض خدا تعالیٰ کے لئے دلی خلوص سے اپنی بڑائی اپنی خودی کو بکلی دور کر کے پاؤں میں روندے جانے والی خاک بن جاؤ۔ تاکہ وہ پیارا مولیٰ کریم محض اپنے ہی قدرت نمائی کے لئے اس ذلیل اور ناچیز غبار کے ذرے ذرے کو ایک امتیازی رنگ میں گلزار بنا کر اپنی رضا کی خوشبو سے مہتیں اور تمہارے ذریعہ سے سارے جہان کو معطر فرما دے۔

اب یہ عاجز اپنے عنایت فرمایاں کی خدمت میں دلی تپاک سے اسی حکم کی تعمیل کے لئے عرض کرتا ہے کہ آپ صاحبان جس حالت میں کہ ہوں گرتے اٹھتے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی خدمت عالی میں یا بذریعہ عریضہ جات حسب موقعہ اس پیارے مولا کریم کے پیارے ارشاد کے مطابق مل مل کر یا الگ الگ [illegible] اپنی ہوا و ہوس کے جہنم (جہنم کردو اور فرقان ... دنیا است جان پدر) کو چھوڑ نہیں سکتا۔

"للہ حضور خود ہی دعا فرما دیں" اور عاجز کو اسی کی شامت اعمال کے گندے دوزخ سے بفضلہ نجات دلوا کر رضا الٰہی کے تحت اپنی رضا میں لے لیں یا اپنے اپنے حسب منشا جو جی چاہیں لکھیں + پر الفاظ ذیل:۔

"للہ حضور خود ہی دعا فرما دیں"

جو بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے خود سکھلائے ہیں۔ ضرور ہی تحریر فرما دیں۔ حاضر رہنے والے احباب جسقدر ہو سکے بار بار دعا کے لئے عرض کریں۔ اور نظاہر انہیں رہنے والے احباب کم از کم ایک عریضہ مختصر کارڈ پر لکھ دیا کریں۔ ہو سکے تو بہت سے کارڈ چھپوا کر رکھیں ہر روز ایک خدمت عالی میں ارسال کر دیں اگر ہو سکے تو اپنے لئے آپ دعا مانگیں بلکہ حضرت امیر المومنین کی دعا کو اپنی دعا یقین کر کے اسی پر آمین پکارتے رہیں اور جسقدر ہو سکے درود شریف کمال سے کمال خلوص سے کثرت سے پڑھتے رہیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

اب عاجز اپنی ذات کے لئے اپنے پیارے بھائیوں کی گرامی خدمت میں ادب سے ایک تکلیف دہ عرض کرتا ہے نہ اس لئے کہ عاجز نے اپنے پیارے بھائیوں کی خیر خواہی کی ہے (عاجز نے جو کچھ عرض کیا ہے محض ارشاد الٰہی کی تعمیل کے لئے کیا ہے اور اپنے فرض سے کبھی بھی عہدہ برا ہو ہی نہیں سکتا) بلکہ اس حیثیت سے کہ جب آدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت روٹی کھاتا ہے تو پس ماندہ میں سے للہ رحم کھا کر کتے کو بھی ٹکڑا ڈال ہی دیتا ہے وہ تکلیف یہ ہے کہ جب آپ بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح رحمت الٰہی جسیم کی عالی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ لکھیں تو اسی لحاظ سے للہ رحم کر کے صدقے کے طور پر نیچے عاجز کے لئے بطور سفارش و یاد دہانی اتنا تحریر فرما دیں کہ

"ذرہ بے مقدار رہا پید کے لئے دعا"

عاجز کے لئے یہ آپ کا ایک سفارش بخش دینے سے بدرجہا بڑھ کر احسان ہوگا جس کا عوض اللہ اجر یادیں گے۔ نیز جب درود شریف [illegible] تو نزرات میں ایک دفعہ یا یاد آ [illegible] عاجز کی طرف سے ہو کر دلی [illegible] اپنے آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔ لانعد ولا احصی دائما ابدا غیر محدود ا

اتنا سارا پورا پڑھ دیا کریں۔

عاجز قوی سے قوی امید کرتا ہے اور اپنے پیارے مولا کریم کے فضل پر امید کرتا ہے کہ عاجز کے پیارے عنایت فرمایاں عاجز کی اس تکلیف دہ درخواست کو اپنے پاک دلوں میں جگہ دیکر قبولیت کی عزت سے سرفراز اور ممتاز فرماویں گے۔

اے آنکہ رہ بمشرب مقصود بردہ
زیں بحر قطرۂ بمن خاکسار بخش

(والسلام)

خاکسار احقر العباد اللہ میر عابد علی +

اشاعت قرآن

ہوتی ہے کچھ دنوں میں قرآن کی اشاعت
ہوشیار باخبر ہوں سب صاحبان دولت
اس کار خیر کی تم جلدی کرو حمائیت
حاصل کرو عزیز و اصحاب کی خلافت
جس شخص کو ہے کچھ بھی اب دین کی محبت
ہو جس قدر میسر اس میں کرے وہ شرکت
اے طالبان رحمت قرآن تم خرید و!
رحمت ہے یہ سراسر اس میں نہیں ہے زحمت
ہے جوش میرے دل میں یہ کام جلد تر ہو
لیکن نہیں ہے دولت یہ ہے بڑی مصیبت

ہو ترجمہ عجائب اور طرفہ تر حواشی
ہووے نفیس کاغذ ہو خوب تر کتابت
اس طرز کا ہو قرآن دل جس پہ ہووے ذاہل
لکھنے میں ہو نہ غلطی پڑھنے میں ہو نہ دقت
سب ہاتھ کو لپیاریں نعرے خوشی کے ماریں
ہے بے نظیر قرآن دیں لوگ یہ شہادت
دشمن بہت حزیں ہوں خاموش نکتہ چیں ہوں
پڑجائے حاسدوں پر اس کے خدا کی لعنت
ہو میری زندگی میں بالکل یہ کام پورا
اور نور دین کی بھی قایم رہے خلافت
گو میں بڑا ہوں عاجز مولیٰ ہے میرا قادر
دولت سے ہے زیادہ مولیٰ کی مجھے رحمت
یارو مرے پیارو بازی نہ اس سے ہارو
دنیا پہ دل نہ دو تم دنیا ہے بے حقیقت
قرآن کی مدد میں کچھ زر لگاؤ یارو!
قرآن ہی سے دل پر کھلتے ہیں حق و حکمت
لائے اسے محمدؐ شیدا اُسی پہ احمدؑ
بھیجا اسے خدا نے تا تم کو ہو ہدایت
اے طالبان برکت دو پانچ کم سے کم تم
اولاد میں ہو خوبی اموال میں ہو برکت
تحریص میں نے کر دی یہ ریس کا ہے موقعہ
جلدی کرو برادر اک دوسرے پہ سبقت
دولت کے جو ہیں شیدا خاموش ہیں وہ بالکل
دولت سے ہیں جو خالی وہ بھیجتے ہیں دولت
اے نیکبخت اس میں جلدی شریک ہو تو
تو بھاگ کر ہو داخل وا ہے در سعادت
شیطان ہے دوانہ دم میں نہ اسکے آنا
دشمن ہے یہ پرانا وہ کہ ہے اس کی عادت
میں نے نہیں سنایا اب ذمہ دار ہو تم
غفلت کو چھوڑ دو تم اے احمدی جماعت
حق کی مدد کرو تم تا وہ کرے تمہاری
ہشیار ہو ذرا تم اے صاحبان غفلت
آگے بڑھیگا کوئی پیچھے ہٹے گا کوئی
ہے ہار جیت کا دن یارو نہ ہارو ہمت
ہاتھوں کو اپنے کھینچو اس کام سے نہ ہرگز
بڑا ہے جسے طالب کچھ تو کرو ندامت
دل کو کرو قوی تم لو کام حوصلہ سے
درکار عزم ہے اب کھاؤ نہ تم ہزیمت
کوئی عذاب ہے یہ کار ثواب ہے یہ
رافت خدا کی ہے یہ ہرگز نہیں یہ آفت
رخصت اُٹھا رہا ہوں تم کو جگا رہا ہوں
کچھ میں نے کی مروّت کچھ تم کرو مروّت
انصاف کا ہوں طالب انعام کچھ نہ چاہوں
خادم ہوں میں تمہارا کرتا رہا ہوں خدمت
ممنون ہو عزیزو میں دال خیر کا ہوں
تم بدظنی کو چھوڑو مجھ پر دھرو نہ تہمت
یہ خواہش مجکو ہرگز تم سے نہیں ہے کوئی
تم خواہ کچھ ہی سمجھو کرتا ہوں میں محبت
احسان میرا مانو دشمن نہ مجکو جانو
ہوتا ہے گر دانا ناصح کی ہے یہ شفقت

دھرم چرچا

آریہ سماج لکھنؤ میں ہمارے بھائی منشی خیرالدین احمدی صاحب نے بھرے جلسہ آریہ میں اپنا آرا اس طرح چلایا۔ سوال کیا۔ کہ جو ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ ترجیح بلامرجح کے اور تخصیص بلا مخصص کے محالات سے ہے۔ مگر آریہ سماج مذہب اس بات کا قائل ہے کہ ایشور کو روح اور مادے دونوں پر ترجیح ہے اور روح کو مادے پر ترجیح اور تخصیص ہے اور یہ بلا مرجح اور مخصص کے ہے۔ لہٰذا اہل علم اور عقل دونوں کے نزدیک باطل ہے اور اگر مرجح اور مخصص کو مانا تو روح اور مادہ حادث ٹھیرے گا۔ یہ سوال مہاشہ صاحب کی سمجھ ہی میں نہیں آیا۔ پریذیڈنٹ جلسہ نے دوسرے مہاشہ کو جواب دینے کے لئے کھڑا کیا وہ بھی جواب نہ دیسکے۔ کہا کوئی دوسرا سوال کیجئے۔ تب ہمارے دوست منشی خیرالدین صاحب نے یہ سوال پیش کیا کہ

"آریہ سماج یہ مانتے ہیں (بموجب ستیارتھ پرکاش) کہ ایشور نے شروع دنیا میں چار رشیوں پر وید کا پرکاش کیا۔ اب دریافت کرنا یہ ہے کہ وید پرکاش یا وید کے علم یا گیان کو جو پرکاش کیا تو اس کا فاعل یا تو ایشور کو ماننے کہ ایشور نے ان قوت فاعلی سے رشیوں کی قوت انفعالی پر وید پرکاش کیا۔ اور اگر یوں نہیں مانتے ہو تو پرکاش کس طرح سے کیا۔ کونسے ذریعہ سے کیا۔ اور اگر ایشور سے قبل پرکاش یوں نہیں کیا۔ تو پھر ماننا پڑیگا کہ قوت فاعلی اور انفعالی دربارہ علم وید رشیوں میں تھی۔ اور دونوں قوتوں کا مجتمع ہونا محال ہے۔ جو مذہب محال کو ممکن مانے وہ باطل ہے۔ اور اس سے وید کلام انسانی ٹھیریگا۔"

(خیرالدین احمد احمدی ... گنج لکھنؤ)

سفر لکھنؤ

یہ عاجز بعد ماہ رمضان اکثر سفر میں رہا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اکثر احباب کے خطوط کے میں جواب نہیں لکھ سکا۔ پہلے ڈیرہ نانک اور دہرم کوٹ ہمراہی حضرت مولوی سرور شاہ صاحب گیا تھا۔ ہر دو جگہ وعظ ہوئے۔ ڈیرہ میں ایک شخص داخل سلسلہ ہوا۔ وہاں سے واپسی کے بعد ہمراہی شیخ رحیم بخش صاحب والد دین صاحب المعروف فلاسفر ہوشیارپور جانا ہوا۔ جہاں انجمن احمدیہ کا جلسہ تھا۔ جلسہ بہت کامیابی سے ہوا۔ دو لیکچر میرے ہوئے۔ ایک شیخ رحیم بخش صاحب کا۔ اور دو فلاسفر صاحب کے۔ اہل ہوشیارپور کو چاہئیے کہ واسطے ایک تقریر خاص کے بلانے کی جسے وہاں کے احباب نے چھپوا کر تقسیم کیا ہے۔ اس کے بعد گوجرانوالہ جانا ہوا جس کی رپورٹ درج اخبار ہو چکی ہے۔ وہاں کے متعلق برادر محمد یوسف علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ایک پادری صاحب جو سامعین میں سے تھے ایک دکان پر ذکر کرتے تھے کہ یہ لیکچرار بڑے صاحب کمال ہیں۔ غیر مذاہب کی کتب پر ان کی وسیع نظر ہے۔ احمدیہ سلسلہ ہی مسلمانوں میں سے معقول اور مدلل نظر آتا ہے۔ ہم عنقریب ایک کانفرنس کریں گے۔ اس میں احمدی علماء کو چیلنج دینگے۔ جو عیسائی کرکے ان لیکچروں کو سن کر عیسائی بننے سے بیزار ہو گئے۔ یہ تمام برکت صاحبزادہ صاحب کے قدم مبارک کی معلوم ہوتی ہے۔ وہاں سے واپسی پر لکھنؤ جانیکا حکم ہوا۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب میرے ساتھ تھے اور دہلی سے حضرت میر قاسم علی صاحب ساتھ ہوئے۔ ۱۰ نومبر کو ہم یہاں سے گئے۔ اور ۱۲ کو واپس قادیان پہنچے۔ عید راستہ میں شاہجہانپور پڑھنی پڑی۔ کیونکہ عید کے دن یہاں نہ پہونچ سکتے تھے۔ ادھر سے جاتے ہوئے۔ بھگواڑہ لدھیانہ۔ سہارنپور۔ مظفرنگر۔ بریلی۔ شاہجہانپور

اسٹیشنوں پر بعض احباب سے ملاقات ہوئی۔ ایسا ہی واپسی پر بریلی۔ اور لدھیانہ کے اسٹیشنوں پر۔ ان احباب کا شکریہ ہے۔ جنہوں نے اپنی ملاقات سے ان مسافروں کو خوش وقت کیا۔ اور سفر کی تکلیف کو راستہ میں مبدل بہ فرحت کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ سفر میں دعاؤں کا تو موقعہ بہت ملتا ہے۔ ایسے احباب کے واسطے بالخصوص دعا کی طرف طبیعت متوجہ ہوتی ہے جنکی ملاقات تازہ ہوا اور وہ اسٹیشن تک آنیکی تکلیف اُٹھا سکیں مظفرنگر کے احباب کی بہت خواہش تھی کہ ہم واپسی پر وہاں ٹھہریں اور ایک دو روز وعظ کریں۔ مگر دارالخلافت سے کوئی حکم ہمیں اس بارہ میں نہ پہونچ سکا۔

لکھنو کا جلسہ وہاں کے معزز احباب مولوی کبیرالدین احمدؐ صاحب۔ ڈاکٹر فضل محمدؐ صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر کی توجہ اور سعی کا نتیجہ تھا۔ اور ان اصحاب کے اخلاص کو خدا تعالیٰ نے قبول کیا۔ اور جلسہ بہت کامیابی سے تین دن ہوا۔ پہلے روز میری تقریر تھی۔ جس میں رد عیسائیت اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ تھی۔ سامعین پر بفضلہ تعالیٰ بہت نیک تاثیر ہوئی۔ ایک شخص نے اسی جگہ درخواست بیعت کی۔ اور اکثر نے اپنے خیالات میں بہت کچھ تبدیلی کی اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے متعلق حسن ظن ہو گئے۔ جابجا شہر میں چرچا ہو گیا۔ دوسرے دن سامعین کی تعداد پہلے روز سے دگنی اور تیسرے دن تگنی تھی۔

دوسرے روز مولوی سید قاسم علی صاحب نے آریاؤں کے مسائل قدامت مادہ و روح اور تناسخ وغیرہ پر مناسب اور پرزور الفاظ میں ایسی روشنی ڈالی کہ ان کے عقاید کی قباحت روز روشن کی طرح کھل گئی۔ سامعین بہت محفوظ ہوئے اور احمدیوں کی سعی متعلق نصرت اسلام کا سکہ اُن کے دلوں پر جم گیا۔ تیسرے روز حضرت سید سرور شاہ صاحب نے وفات مسیح ناصری اور اثبات دعوی مسیح محمدی پر ایک مفصل تقریر کی۔ اور آپ کے بعد عاجز نے توریت عبرانی میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور ایک پیشگوئی متعلق حضرت خاتم النبیین و مسیح موعود پڑھ کر سنائی۔ شہر میں ہر جگہ ان لیکچروں کا بہت ذکر رہنے لگا۔ راستہ چلتے بھی لوگ ہم سے سلسلہ احمدیہ کے حالات دریافت کرتے۔ اس وقت اگر کوئی صاحب خاص اس غرض کے واسطے کچھ مدت لکھنو میں رہیں کہ ان کے لوگوں کو سلسلہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ کریں۔ تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ برادر کبیرالدین احمدؐ صاحب کا جو تازہ خط آیا ہے۔ اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کے جانے کے بعد اس عاجز سے اکثر حکام نے دریافت کیا۔ آپ کا لیکچر سب کو پسند آیا۔ بال ہو رہے ہیں بازار میں بہت چرچا ہے۔ غالباً آپکی ضرورت اس دیار میں پھر ہے آج عید کا دن ہے اور لوگ آپ کے دیدار کے لئے میرے مکان پر آرہے ہیں۔ سب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ چلے گئے۔

عاجز نے اہل لکھنو کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے چند ضروری نصائح تیسرے جلسہ میں کہیں۔ اس تقریر میں نو باتیں تھیں۔ اس واسطے وہ لکھنو کے لئے نولکھا ہار ہوا۔ احباب لکھنو نے اپنے خرچ سے اس تقریر کو چھپوا کر شائع کرنیکی تجویز کی ہے تاکہ لکھنو میں کثرت سے اسکی اشاعت ہو۔ اور گھر گھر وہ پیغام پہونچایا جاوے۔

اس جلسہ کے واسطے ہم لکھنو کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر A.B. F. ... E. ... کے بہت ہی مشکور ہیں۔ جنہوں نے ایسے موزون موقعہ پر جلسہ کی اجازت دی اور حفظ و امن کا سامان بہم پہنچایا۔

شاہجہانپور میں حضرت مولنا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے خطبہ عید پڑھا۔ اور برادر محمد عمر احمدی ولد شیخ خانصاحب کا نکاح پانچسو روپے حق مہر پر مشتری خاتون بنت شرف الدین خانصاحب کے ساتھ اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے واسطے مبارک کرے۔

ایک پر محبت دل

بابو عبدالحی صاحب احمدی سب پوسٹ ماسٹر پھلور کی درخواست ہے کہ جو احباب اسٹیشن پھلور سے گذریں ان سے ملیں یا اپنے وہاں سے گذرنے کے وقت انہیں اطلاع دیں +

دعا و مدد

برادر فضل حق صاحب گارڈ کوہاٹی سے اپنی علیل بیوی اور بچوں کے واسطے احباب سے درخواست کرتے ہیں دعا کی جاوے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا دیوے۔

(۲) برادر شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم جموں سے اپنے گھر کے آدمیوں کے واسطے جو علیل ہیں دعا کے خواستگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔

(۳) برادرم محمد عبدالغنی صاحب احمدی سو پرنٹنڈنٹ اندیا سر اپنی بیمار زوجہ کے واسطے دعا کے لئے ناظرین کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اہل دل توجہ کیسا تھ دعا کرکے برادر موصوف کو مشکور فرماویں گے +

ایک اعتراض کا جواب

اعتراض ایک اخبار والے نے حضرت اقدس کے اس الہام پر اعتراض کیا ہے۔ انی مع الرسول اجیب اُخطی و اصیب۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس الہام کے یہ معنے ہیں کہ میں رسول (یعنی مرزا صاحب) کے ساتھ ہو کر جواب دونگا کبھی غلطی کروں گا اور کبھی درست جواب دونگا اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا خدا غلطی بھی کرتا ہے حالانکہ شریعت اسلامی بلکہ کسی مذہب میں بھی خدا کو غلطی سے متصف نہیں کیا گیا۔

جواب اوّل معترض نے اس اعتراض کو اپنے اخبار میں درج کر کے بطور ٹھٹھے کے طور پر چند ریمارک کئے ہیں ہم سلاماً کہتے ہوئے اس حصہ سے اعراض کر سکتے ہیں اور اصل اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔ وھو ھذا:۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی میں خدائے تعالےٰ کے متعلق بعض ایسے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جن سے وہ معنے جو لغت میں پائے جاتے ہیں مُراد نہیں ہوتے بلکہ ان سے مُراد وہ مفہوم لیا جاتا ہے۔ جو اس قدوس ہستی کی شان کے شایاں ہے کیونکہ جس شخص کے متعلق کوئی لفظ بولا جاتا ہے اس شخص کے حالات پر نظر کر کے ہمیں اس لفظ کے معنے کرنے چاہئیں یہ مسلم امر ہے۔ معترض کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔ مثلاً حضرت آدم کے متعلق نَسِیَ کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے میں آدم بھول گیا یہی لفظ دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ کے لئے بھی بولا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

نسوا اللّٰہ فنسیھم

اب کوئی شخص اس لفظ سے یہ مُراد نہیں لے گا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ بھی کوئی بات بھول جایا کرتا ہے بلکہ اس مقام میں یہ معنے کئے جاوینگے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوڑ دیا یہ معنے اسلئے کئے گئے ہیں کہ جو شخص کسی کو بھول جاوے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اُسے چھوڑ دیتا ہے جیسا کہ کسی شخص کے ہاتھ سے کوئی چیز زمین پر گر جاوے اور وہ اُسے بھول جائے تو یہی ہوگا۔ کہ وہ اُسے وہاں چھوڑ جائیگا۔ سو چونکہ بھول جانے کا نتیجہ چھوڑ دینا ہے اسلئے جب یہ لفظ اللہ تعالےٰ کے لئے استعمال کیا جاوے گا تو اس کے حقیقی معنے نہیں لئے جاوینگے بلکہ وہ مفہوم مراد لیا جائیگا جو اس کے نتیجہ کے طور پر ہوتا ہے حقیقی معنے صرف اس لئے چھوڑ دئے جاوینگے کہ وہ معنے اس پاک ذات کے شایان شان نہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و خضر کے قصہ میں اللہ تعالیٰ کے متعلق خشینا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ اس کے لغوی معنے ڈرنے اور خوف کرنے کے ہیں مگر اللہ تعالےٰ تو خوف اور خشیۃ سے منزہ اور پاک ہے اس لئے ہم مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق اللہ تعالےٰ کے متعلق اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو اس لفظ کے نتیجہ کے طور پر ہوتے ہیں چنانچہ سب لوگ جانتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے اُسکے ڈر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس چیز سے اپنا بچاؤ کرتا ہے اور اس سے بچنے کے اسباب مُہیا کرتا ہے مثلاً جو شخص کسی بیماری سے ڈرتا ہے۔ طاعون یا ہیضہ سے۔ وہ ضرور ان سے بچنے کے لئے اُصول حفظان صحت پر عمل کرے گا ادویہ استعمال کرے گا۔ حتیٰ کہ موقعہ پر نقل مکان اور تبدیلی آب و ہوا سے بھی دریغ نہیں کریگا۔ اور جو شخص سردی سے ڈرتا ہے وہ گرم اور جو گرمی سے خوف کرتا ہے تو سرد ادویہ استعمال میں لائیگا۔ غرض ڈرنے کا نتیجہ بچاؤ ہے اسلئے ہم خشینا کے معنے یہ کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے بچاؤ کیا کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان مومن مرد و زن کا لڑکا نیک نہیں بلکہ وہ اپنے والدین کو تکلیف اور دُکھ دے گا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس دُکھ سے اس کے والدین کو بچالیا اور اپنے بندہ خضر کے ذریعہ اس غلام ناشزر کو قتل کروا دیا۔ گو لفظی معنے ڈرنا ہیں مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات حسنیٰ کے خلاف ہیں اسلئے اللہ تعالےٰ کے لئے اس کا نتیجہ مراد لیں گے۔ یعنی اللہ نے اس غلام کی سرکشی سے بچاؤ اور اس کا انسداد کیا۔ اسی طرح حدیثوں میں ضحک کا لفظ اللہ تعالیٰ کے افعال میں شامل کیا گیا ہے جس کے معنے ہنسنے کے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ ہنسا مُونھ اور ہونٹوں کی ایک خاص بناوٹ اور تبدیلی کا نام ہے مگر وہ ذات پاک تو ان جسمانی حدود سے پاک ہے اسلئے ہم اس کے لئے ضحک کے معنے ہنسنا نہیں کرینگے بلکہ یہ معنے کرینگے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مُسرّت ظاہر کی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا کیونکہ ہنسنا مُسرّت کا نتیجہ ہے مگر جب یہ لفظ آدمی کے لئے بولا جاویگا تو وہاں ہنسنا ہی سمجھا جاویگا۔ پہلی دو مثالوں میں علت سے مراد معلول لیا گیا ہے اور تیسری مثال میں معلول بولکر علت مراد لی گئی ہے۔ غرض قرآن شریف اور حدیث میں خدا تعالےٰ کے لئے جب ایسے الفاظ ہم کو ملیں تو ان سے وہ معنے ہرگز مُراد نہ لیں جو انسانوں کے متعلق سمجھے جاتے ہیں بلکہ ان کا وہ مفہوم خیال کرنا چاہیئے جس سے ذات احدیت پر کوئی نقص وارد نہ ہو۔ قرآن اور حدیث کے علاوہ خود اُردو زبان میں یہ قاعدہ عام طور پر پایا جاتا ہے کہ ہر صفت اپنے موصوف کے مطابق اور ہر فعل اپنے فاعل کے موافق ہوا کرتا ہے۔ اس کی مثال میں بیٹھنے کا لفظ لیجئے۔

زید بیٹھا۔ دیوار بیٹھی۔ ساہوکار بیٹھ گیا۔ بعض بیٹھا شہنشاہ جارج پنجم انگلستان کے تخت پر بیٹھا۔

اُوپر کی ہر مثال میں بیٹھنے کے مختلف معنے ہیں۔ زید کا بیٹھنا ٹانگوں کے خاص طور پر دُہرا کرنے سے ہوتا ہے۔ دیوار کا بیٹھنا گرنا ہے۔ دل کا بیٹھنا کمزوری اور غم بہت ہونا ہے۔ ساہوکار کا بیٹھنا۔ دیوالہ نکلنا اور غریب ہونا ہے اور جارج کا بیٹھنا۔ بادشاہ ہونا ہے۔ خواہ بادشاہ چلے پھرے لیٹے کھڑا ہو ہر حالت میں یہی کہیں گے کہ وہ انگلستان کے تخت پر بیٹھا ہے غرض جب ہر زبان میں اور خصوصاً عربی میں یہ قاعدہ جاری ہے۔ اور قرآن وحدیث میں اس کی مثالیں موجود ہیں تو حضرت اقدس ؑ کے اس الہام کے بھی معترض کو وہی معنے خیال کرنے چاہئیں جو خدا تعالےٰ کی صفات کے منافی نہ ہوں ٭

جواب دوم یہ قاعدہ مسلم ہے کہ جب کسی شخص کے کسی فقرہ کے کوئی معنے کئے جاویں تو یہ لحاظ رکھنا چاہیئے کہ یہ معنے کہیں متکلم کے معتقدات کے خلاف تو نہیں ہیں بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس فقرہ کا وہ مفہوم مراد لیں جو متکلم کے منشاء کے خلاف نہ ہو کیونکہ تفسیر القول بمالا یرضیٰ بہ قائلہ جائز نہیں اس کی مثال سُنئے قرآن مجید میں صاف طور پر اس بات کا اظہار کر دیا گیا ہے کہ عیسائی مذہب صداقت سے عاری اور مسیح الوہیت سے خالی صرف ایک عاجز بندہ تھا مگر آج کل بہت سے عیسائی مُصنفوں کو دیکھا ہے کہ وہ مسیح کی الوہیت اور تثلیث و کفارہ پر قرآن شریف سے اشارات بطور استدلال بیان کرتے ہیں میرے خیال میں معترض صاحب بھی ان کو یہی جواب دینگے۔ کہ جب قرآن شریف کھلے طور پر نام لے کر تمہارے ان فرضی مسائل کی تردید کرتا ہے تو ان اشارون کے معنے بھی وہی کرنے چاہئیں جو کھلی کھلی آیات کے مطابق ہوں۔

غرض یہ قاعدہ بہت ہی ضروری ہے کہ متکلم کے منشاء اور معتقدات اور مذہب کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس کے کلام کے معنے کرنے چاہئیں۔ سو مولوی معترض صاحب کو خیال کرنا چاہیئے تھا کہ جب مرزا صاحب کے نزدیک قرآن مجید اور احادیث صحیحہ معیار عقاید اور بناء معتقدات ہیں اور جو صفات اور افعال اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف اور حدیث

حدیث نے بیان کئے ہیں وہ بالکل درست اور حق ہیں تو کس طرح مرزا صاحب کے کسی الہام کا ایسا مفہوم ہو سکتا ہے جو آپ کے اور معتقدات کے خلاف ہو۔ مرزا صاحب کا ملہم (یعنی خدا) جب اپنے ہزاروں الہاموں میں یہ تعلیم دیتا ہے کہ قرآن سب سے افضل اور قابل اطاعت قانون ہے اور اسلام ہی صرف لائق انقیاد اور زندہ مذہب ہے۔ تو اسکے کسی ایک الہام کے ایسے معنے کیوں کئے جاویں۔ جو اس کے ہزاروں لاکھوں الہاموں کے متناقض ہوں۔

جواب سوم ہر کتاب میں بعض عبارتیں محکم ہوتی ہیں۔ اور بعض متشابہات جو لوگ حق پسند نہیں ہوتے وہ متشابہات کو اصل قرار دے کر اس کتاب کے منشاء سے دُور چلے جاتے ہیں لیکن حق پسند اور راستباز لوگ محکمات کو مرکز مقرر کر کے متشابہات کو بھی مرکز کی طرف لاتے ہیں اور ان متشابہات سے ایسے معانی مُراد لیتے ہیں جو محکمات کے خلاف نہیں ہوتے۔ مثلاً قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیراً۔ ایک معترض اسی آیت پر اڑ جاوے کہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ مولوی معترض صاحب اس کو یہی جواب دینگے کہ یہ آیۃ متشابہ اور محتاج تفسیر ہے اس کے وہ معنے کرنے چاہیئں جو محکم آیۃ کے موافق ہوں چنانچہ وہ محکم آیت یہ ہے۔ وما یضل بہ الا الفاسقین۔ یعنے اللہ تعالےٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا مگر ہاں جو شخص خود فسق اختیار کرے اوس کے حصہ میں ضلالت بطور سزا آتی ہے میرے خیال میں مولوی صاحب کو چاہیئے تھا کہ اس الہام کو بھی متشابہات میں درج سمجھتے اور مرزا صاحب کے اور ہزاروں محکم الہاموں کے مطابق اس الہام کے معنے کرتے

جواب چہارم اب ہم اس الہام کے اصلی مفہوم کو ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ سُنئے۔ ایک شخص تیر اندازی کر رہا ہو۔ اگر اس کا تیر نشانہ پر لگ جائے تو عربی زبان میں اس کے متعلق اصاب کا لفظ استعمال کرینگے۔ یعنی اس کا تیر نشانہ پر لگا۔ اور اگر تیر انداز کا تیر نشانہ سے اِدہر اُدہر ہو جائے تو دیکھنے والے عرب کہینگے۔ اخطاء۔ یعنی تیر نشانہ سے چوک گیا۔ اب یہ لفظ جب انسان کے متعلق استعمال کیا جاویگا۔ تو وہان یہ معنے مفہوم ہونگے کہ اس کا ارادہ اس کا منشاء اس کا خیال پُورا نہ ہوا۔ درست نہ نکلا مگر چونکہ اللہ تعالےٰ تمام عیبوں سے پاک ہے اور ہر قسم کے نقصوں سے منزہ ہے اسلئے اس کے متعلق یہ معنے مراد نہیں لئے جاوینگے بلکہ اس کی شان کے مطابق کوئی معنے کئے جاوینگے۔ اس الہام کی پُوری عبارت یہ ہے کہ:۔

انی مع الرسول اجیب اخطئ و اصیب

یعنی میں اپنے اس (احمدؑ قادیانی) رسُول کے ساتھ ہو کر دشمنوں کو جواب دیتا ہوں اور اون کے حملوں کو دفع کرتا ہوں اور انکو فوق العادت قہری نشانوں سے ہلاک کرتا ہوں ہاں بعض دفعہ اون کو چھوڑتا ہوں اور بعض دفعہ ہلاک کرتا ہوں یہ معنے اس لئے ہم نے کئے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی جانور کو نشانہ بناتا ہے اور اس کا تیر خطا جاتا ہے تو نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ وہ جانور ہلاکت سے محفوظ ہو جاتا ہے اسی طرح خدا تعالےٰ دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے مگر بعض دفعہ بعض دشمنوں کو کسی مصلحت کی وجہ سے ڈھیل بھی دیدیتا ہے اور اُنپر حملہ نہیں کرتا یا کرتا ہے تو بالکل ہلاک نہیں کرتا۔ گو عام معنے اخطاء کے خطیٔ کے ہیں مگر چونکہ یہ معنے خدا تعالیٰ کی صفات کے خلاف ہیں اسلئے ہم اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو خطاء کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں یعنی محفوظ کرنا۔ اسکی مثال پہلے بھی دے آیا ہوں کہ فَنَسِیَھُمْ کے معنے ہیں اللہ بھول گیا۔ مگر چونکہ یہ معنے خدا کی صفات کے خلاف ہیں اس لئے ہم اس لفظ کے وہ معنے کرینگے جو بھُولنے کا نتیجہ ہیں۔ یعنی چھوڑ دینا۔ اسی طرح چونکہ اخطاء کا نتیجہ محفوظ کرنا ہے اس لئے اس الہام کے یہ معنے کئے جاوینگے کہ ہم دشمنوں کا مقابلہ تو کرتے ہیں مگر بعض کو سزا سے ایک وقت کے لئے یا اس دنیا میں بچا لیتے ہیں اور بعض کو ہم فوراً ہلاک کر دیتے ہیں۔ ہمیں ان معنوں کا یقین زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جب ہم خدا کے فعل کو ان کا مؤید پاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ کے مخالف دو قسم کے ہیں ایک وہ جن پر شاہی غضب کا حملہ ہوا اور اصیب کے مطابق وہ فوراً ہلاک کئے گئے جیسے لیکھرام ڈوئی۔ چراغ الدین۔ غلام دستگیر فقیر مرزا احمد بیگ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے وہ جن کی طرف خدا کے غضب نے ایک وقت تک رُخ نہیں کیا۔ اور اگر کیا بھی تو شدت سے نہیں کیا کیونکہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض مجرموں کو ڈھیل دیجاتی ہے۔ جیسے آتھم ثناءاللہ عبدالحکیم۔ مگر یہ ہی ایک وقتی بات ہے، ورنہ ہر شخص جو اس جری اللہ کا مخالف ہے ذلیل کیا جاویگا۔ تباہ ہوگا۔ ہلاک ہوگا کوئی جلدی اور کوئی دیر میں۔ کوئی دُنیا میں اور کوئی آخرت میں اگر اب بھی معترض کو تسلی نہ ہو تو ہم ایک اور جواب دیتے ہیں عربی لغت میں جب اس لفظ کی تحقیق کی جاتی ہے تو بہت اور معانی کے اخطاء کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ اوقع فی الخطاء۔ یعنی دوسرے کو گمراہ کیا غلطی میں ڈالا۔ اصاب اسکی ضد ہے یعنی دوسرے کو راہ راست بتائی ہدایت دی۔ تو پھر اس الہام کے یہ معنے ہوئے کہ میں اس رسُول کی معرفت بہت سے دلائل پیش کرتا ہوں اور مخالفوں کے اعتراضات کا جواب دیتا ہوں مگر بہت سے لوگوں کو ان براہین اور دلائل سے گمراہ کرتا ہوں اور بہتوں کو راہ راست دکھاتا ہوں۔ ان معنوں کے لحاظ سے اب کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ معنے قرآن مجید کے بالکل موافق ہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا

یعنی اللہ تعالیٰ ان امثال کے ذریعہ جو وہ قرآن شریف میں بیان کرتا ہے۔ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے چنانچہ ہم جب عملی طور پر ان معنوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو اون کی سچائی صاف طور پر نظر آتی ہے۔ حضرت صاحب کی صداقت ثابت کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ نے آپ کو معجزات کے ساتھ بھیجا۔ ہزاروں پیشگوئیاں پوری کیں اور آپکے دعوے کے اثبات کے لئے ہزاروں دلائل و براہین بیان فرمائے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے سعادتمندوں کو راہ حق نظر آگئی۔ اور وہ ہدایت پا گئے مگر بہت سے ایسے بھی ہیں جو بجائے راستی اختیار کرنے کے اور زیادہ گمراہ اور بے راہ ہوئے اور اپنے فسق کی وجہ سے ہوئے۔ غرض ان معنوں کے لحاظ سے یہ الہام اور آیت کریمہ

یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا۔

ایک ہی مفہوم اپنے اندر رکھتی ہیں۔

جواب پنجم راستبازوں کے متعلق یہ ایک سُنت اللہ ہے کہ جو بات انکی قابل اعتراض سمجھی جاتی ہے اگر کوئی سوچنے والا سوچے تو وہی قابل اعتراض بات انکی صداقت کی ایک بڑی بھاری دلیل ہوتی ہے چنانچہ مولوی معترض نے حضرت اقدس کے اس الہام پر اپنی طرف سے ایک اعتراض کیا اور آپ کی صداقت کو باطل کرنا چاہا لیکن اگر وہ غور کریں تو صرف یہی ایک الہام حضرت اقدسؑ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کافی بُرہان ہے۔ اسکی تفصیل اس طرح پر ہے کہ اس الہام کے مُتعلق دو ہی صورتیں ذہن میں آسکتی ہیں ایک تو یہ کہ یہ الہام سچا ہے یعنی خدائے تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ خدا کی طرف سے

... صاحبزادہ عبد ... ان ... ان معزز احمدی بزرگ ... خوبی الٰہی بخش صاحب نے پڑھا - عزیز بخشی خلیل الرحمن صاحب نے اس تقریب پر وعظ کیا - مہر گیارہ ہزار درم شرعی مقرر ہوا ۔ ہم صدق دل سے دعا گو ہین کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے واسطے موجب برکات اور مثمر ثمرات کرے - آمین ✤

ٹریکٹون کے واسطے اپنے نام رجسٹر کرالیوین

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ سے جماعت احمدیہ کے ہونہار نوجوانون نے بہت ٹریکٹ اور ہینڈ بل نصرت اسلام مین لکھ کر چھپواشے اور شائع کئے ہیں چونکہ ایسے ٹریکٹ عموماً مفت شائع کئے جاتے ہین اسواسطے اون کے متعلق ہمیشہ یہ اشتہار ہوا کرتا ہے کہ جو صاحب منگوانا چاہین وہ ٹکٹ بھیجکر منگوالین یہ بات تو درست ہے لکھنے اور چھاپنے کا خرچ تو مولف نے یا اس کی جماعت نے اٹھایا - اب خرچ ڈاک اس پر نہین پڑھنا چاہیئے - لیکن جو اصحاب اس مطلب کے واسطے دو پیسے کا ٹکٹ ایک لفافہ مین ڈالکر روانہ کرتے ہین وہ ایک آنہ خرچ کرتے ہین تب اون کو ٹریکٹ پہونچ سکتا ہے اور خط وکتابت مین وقت ضائع ہوتا ہے اور دیر بھی ہو جاتی ہے اگر اس کی بجائے انکو بیرنگ پیکٹ روانہ کیا جاوے تب بھی وہی ایک آنہ انکو دینا پڑیگا - لیکن رسالہ جلد پہونچ جائے گا - اور بروقت تقسیم ہو گا - اسواسطے ہماری خیال مین ایسے لوگ جو پسند کرین اپنے نام بدر مین شائع کرا دین - تاکہ قادیان سے یا دوسرے مقامات سے اگر کوئی ہینڈ بل یا ٹریکٹ یا پرچہ اشتہار شائع ہو تو اونکو فوراً پہونچ جایا کرے ✤

رُوح اللہ

اب اس وقت دو ٹریکٹ ہمارے پاس تقسیم کے واسطے ہین ایک عیسائیون کے رسالے رُوح اللہ کا جواب - جسمین یہ دکھلایا گیا ہے کہ رُوح اللہ سے کیا مراد ہے یہ رسالہ ہمارے فاضل دوست مولوی حافظ روشن علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے لکھا ہے اور دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

دوسرا ٹریکٹ میرا وہ ایک لیکچر ہے جو مینے ہوشیار پور مین دیا تھا - اُسکے تھوڑے سے نسخے یہان ہیں ✤

القادر رحمانی بہ تمہ دید فیصلہ ابو احمد رحمانی

ابو احمد رحمانی کوئی صاحب بنگال مین ہین جو کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت مین بڑے جوشیلے ہین - اور کئی ایک رسالے چھاپ کر شائع کر چکے ہیں اون کی تحریرون مین پراگندہ اقوال - غلط استدلال اور کذب و افترا کو پبلک پر ظاہر کرنے کے واسطے ہمارے مکرم حضرت مولانا مولوی ابوالمجد محمد عبد الماجد صاحب پروفیسر عربی و فارسی ٹی ان جوبلی کالج بھاگلپور نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جو مولویصاحب موصوف سے اور دفتر تشحیذ الاذہان سے بقیمت چھ آنہ فی نسخہ ملسکتی ہے - احباب منگوا کر شائع کرین اور بالخصوص اوس علاقہ کے لوگون مین مفت تقسیم کردین ✤

رسید زر

(مورخہ ۱۵ - جولائے ۱۹۱۳ء)

۱۲۰۷ - سیٹھ موسیٰ صاحب ۳۰ - جون ۱۳ سے یکم جولائے ۱۴ تک للعہ
۱۳۹۶ - شیخ محمد حسین صاحب ” ” ” ” للعہ
۲۷۸۸ - میان محمد ... صاحب ” ” ” ” للعہ
۲۱۰۶ - مرزا غلام احمد صاحب ” ” ” ” للعہ
۴۵ - مولوی عزیز بخش صاحب ” ” ” ” للعہ
۱۴۵۳ - مستری فاضل بیگ صاحب ” ” ” ” للعہ
۳۰۵ - منشی ہمزاد اللہ صاحب ” ” ” ” للعہ
۳۶۹ - ولی محمد صاحب ” ” ” ” عہ/۸
۱۳۰۳ - چودھری غلام حسین صاحب ” ” ” عہ/۸
۲۰۸۴ - مرزا غلام اکبر خانصاحب ” ” ” للعہ
۱۳۴۵ - سید محمد دین صاحب ” ” ” للعہ
۱۱۳۸ - منشی محمد حسین صاحب ” ” ” للعہ
۲۰۰۹ - منشی خوشی محمد صاحب ” ” ” للعہ

(مورخہ ۱۶ - جولائے ۱۳ء)

۱۸۸۷ - شیخ مولا بخش صاحب ۳۰ - جون ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ تک للعہ
۱۷۵۹ - نور احمد صاحب ” ” ” ” للعہ
۱۴۴۸ - سردار امام بخش صاحب ” ” ” ” للعہ
۲۲۷۷ - مولوی نور احمد صاحب ” ” ” ” عہ/۸
۳۰۱۳ - شیخ محمد اختر علی صاحب ” ” ” ” عہ/۸
۲۰۸۶ - بابو آغا محمد صاحب ” ” ” ” عہ/۸
مرزا غلام قادر صاحب ” ” ” ” عہ/
۴۴ - چودہری محمد نواب خانصاحب ” ” ” ” للعہ

(۱۷ - جولائے ۱۳ء)

عبد الغنی صاحب شجاع آباد ملتان عہ/۸

۲۱۷۷/۱۰۱۹ - چودہری پیرانداتا صاحب ۳ - جون ۱۳ سے یکم جولائی ۱۴ تک للعہ
۲۱۶۴ - منشی غلام حیدر صاحب ” ” ” ” للعہ
۱۴۶ - منشی عبد اللہ صاحب ” ” ” ” للعہ
۵۸۳ - سید عظیم الدین صاحب ” ” ” ” للعہ
۶۸۰ - چودہری غلام حسین صاحب ” ” ” ” للعہ
۱۱۲۰ - شیخ فتح محمد صاحب ” ” ” ” للعہ
۲۲۰۰ - بابو عبد الغنی صاحب ” ” ” ” للعہ
۴۵۴ - شیخ محمد حسن صاحب ” ” ” ” للعہ

۱۸ - جولائے ۱۳ء (جمعہ)

۱۸۶۹ - میان غلام محمد صاحب ۳ - جون ۱۳ سے جولائی ۱۴ تک للعہ
۲۰۵۰ - بابو عبد المجید صاحب ۳۰ - اکتوبر ۱۲ء سے ۳۰ اپریل ۱۳ تک عہ/

۱۹ - جولائے ۱۳ء ہفتہ

۲۴۷ - میان صدر الدین صاحب یکم جولائے ۱۳ء یکم جولائے ۱۴ء تک للعہ
۱۸۹۷ - ملک غلام محمد صاحب ” ” ” ” للعہ
۱۵۰۵ - چودہری غلام محمد صاحب ” ” ” ” للعہ

(۲۱ - جولائے ۱۳ء دوپیر)

۱۱۱۸ - منشی الٰہی بخش صاحب دستی یکم جولائے ۱۳ سے یکم جنوری ۱۴ء تک عہ/
۲۱۹ - میان محمد بن محمد خلیل صاحب یکم نومبر ۱۲ سے یکم نومبر ۱۳ء تک للعہ
۲۰۸۳ - نور الدین صاحب یکم جولائے ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ تک للعہ
۹۷۷ - بابو برکت علی صاحب ” ” ” ” للعہ
۹۴۹ - شیخ غلام حسام صاحب ” ” ” ” للعہ
۲۵۹۹ - سید کبیر الدین صاحب ” ” ” ” للعہ
۲۴۹۳ - مولوی رحمت اللہ خان صاحب ” ” ” ” سعہ/
۴۲ - میان احمد علی صاحب ” ” ” ” للعہ

(۲۲ - جولائے ۱۳ء)

۲۸۰۸ - منشی عبد اللہ صاحب ۳ - جون ۱۳ء سے یکم جولائے ۱۴ء تک عہ/
۱۴۵۴ - میان غلام امام صاحب ” ” ” ” للعہ

(۲۳ - جولائے ۱۳ء)

۳۰۳ - ملک شیر محمد خان صاحب للعہ
۲۰ - عبد الواحد خانصاحب للعہ

(۲۴ - جولائے ۱۳ء) جمعرات

۳۱۵ - میان علی محمد صاحب نومبر ۱۲ء سے نومبر ۱۳ء عہ/۸
۶۸ - امیر الدین محمد اسمٰعیل صاحب للعہ
۹۴۰ - ہاشم علی صاحب للعہ
۱۶۰۹ - عبد الحق صاحب للعہ
۱۶۷۶ - میان غلام محی الدین صاحب للعہ

ایک سیّد زادی کے واسطے ضرورت نکاح

احمدی نوجوان آسودہ حال لکھا پڑھا - قوم سیّد - اضلاع ہوشیارپور - جالندھر - لودیانہ امرتسر - گورداسپور کا ہو - لڑکی بالغہ ہے - خط وکتابت ن - د معرفت دفتر بدر ہو - خط کے ساتھ چار آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں - خط آنے پر مشتہر کا پورا پتہ خط نویس کو لکھا جائے گا - اور خط مشتہر کو بھیجدیا جاوے گا اس کے بعد دفتر بدر کسی امر کا ذمہ دار نہ ہوگا ؛

مصلح العرب کی قیمت آج تک ۲۶۱ احباب نے عطاء کی ہے - جن مین سے بعض احباب نے ایک سے زیادہ پرچے خریدے ہین - ۵۸۰ پرچے باہر مختلف اشخاص کے نام جاری کئے گئے ہین - بعض جگہ ایک ہی شخص کو زیادہ پرچے بھیجے جاتے ہین تاکہ وہ آگے تقسیم کردے - صرف ۲۷ دوستون نے ہندوستان مین اپنے نام پرچہ جاری کرایا ہے باقی سب نے ولایت بھجوایا ہے ؛

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس عرصہ میں بہت سے لوگون نے فائدہ اٹھایا ہے اس سرمہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا - پڑوال اور سبل اور سرخی ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول عاؔر قسم دوم عہ قسم سوم عمر اصلی قیمت ممیرا للعہ روپیہ - فی تولہ -

ترکیب استعمال - ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمے کی طرح باریک کر کے آنکھون مین ڈالا جاوے یہ سرمہ جن کی آنکھین موسم گرما مین دکھتی ہون اون کے لئے بہت مفید ہے ؛

ست سلاجیت ؛

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح و دق و شیخوخیت و قاتل کرم شکم - منفعت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ صبح کے وقت استعمال کرین - قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸ر

المشتہر - احمد نور - کابلی - مہاجر قادیان ؛

واللہ یحب المحسنین

دُنیا کا کیا زر و مال جمع تو کیا ذوق * کچھ فایدہ بے دست کرم اُٹھ نہیں سکتا

مذکورہ بالا اصولون کو مدنظر رکھتے ہوئے محض خلق اللہ کی بہتری کی نیت سے ہم نے اپنے کارخانہ کی مجرّب ادویات آج سے ایک ہفتہ تک ½ **نصف قیمت** پر فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے لہذا ناظرین بدر بہت جلد درخواستین بھیج کر اس رعایت سے مستفید ہون ورنہ پوری قیمت دینی پڑیگی محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار ہوگا ؛

حبوب مسیحائی - رقت منی سرعت انزال کثرت احتلام جریان - نامردی - سستی - کمزوری - کجی - لاغری - ضعف باہ - دوار رعشہ وغیرہ امراض کا علاج ہونے کے علاوہ اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہین - نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا ان گولیون کا ادنیٰ کرشمہ ہے یہ گولیان تمام ہندوستان کے نامور ڈاکٹر بکثرت استعمال کرتے ہیں - قیمت فی شیشی ۶۰ گولی ۸ر رعایتی عہ ۱۲۰ گولی للعہ رعایتی عاؔر - ۲۴۰ گولی سے رعایتی للعہ ؛

سرمہ نور - یہ عجیب و غریب سرمہ آنکھون کی قریباً تمام کی تمام امراض کا ہی علاج ہے - بینائی کو بڑھاتا ہے - پانی جانا سرخی - خارش - ککرے وغیرہ کو گھنٹون مین ہٹاتا ہے کمزور بینائی کے لوگون کے لئے از حد مفید ہے فی تولہ عاؔر رعایتی عہ - دو تولہ کے لئے للعہ رعایتی عاؔر

مسیحائی پٹی :- اس پٹی کے خارجی طور پر استعمال کرنے سے نامردون اور مخلوقون کی سست رگون سے پانی خارج ہوکر پوری مردمی حاصل ہوتی ہے کئی مایوس و نامراد مریضان جلق و لواطت اس کے استعمال سے مراد کو پہنچکر نامرد سے مرد کہلانے کا حق حاصل کر چکے ہین چند دنون مین مرد بننا ہو تو خرید و فی بکس چار روپیہ - رعایتی دو روپے ؛

جوہر یوسفی :- بازار مصر کا تماشا دیکھنے کے تمنائی اصحاب کے خوشخبری ہو کہ اعلے درجہ کے میڈیکل اجزا کو کیمیکل اصولون کے مطابق ترکیب دیکر یہ جوہر تیار کیا گیا جس کے چند روزہ استعمال سے حسن چمک اُٹھتا ہے - چہرہ پُر نور بنجاتا ہے - کیل - چھایان - جھائے داغ اور بدنما دھبے دور ہو جاتے ہین - شرفا و بیگمات اس عجیب جوہر کی دل سے قدردان ہین اور ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہین فی شیشی خورد ۸ر رعایتی عہ - کلان للعہ رعایتی عاؔر ؛

منیجر شفاخانہ نسیم صحت - لوٹہ بہائی سابلہ اعدہ تسمہ پنجاب

اصلی ست سلاجیت قسم اعلیٰ

جو بہت محنت سے طیار کیگئی ہے - مقوی جمیع اعضائے رئیسہ - بدن کو قوت دیتی ہے ایک مفرد قدرتی دوائی ہے جو پہاڑون سے نکلتی ہے پہاڑ کی مومیائی ہے - جریان اور کثرت پیشاب کا علاج - جوڑون کے درد کو مفید ہے بلغم کو کاٹتی ہے اور قوت بدنی کو بڑھاتی ہے - قیمت فی تولہ عاؔر - بدر ایجنسی - قادیان ؛

ڈاکٹرون اور کمپونڈرون کے لئے خوشخبری

(۱) حال ہی مین گگرون کی ایک دوائی طیار ہوئی ہے جو کہ انگریزی دوائی کاسٹک کی طرح لگائی جاتی ہے یہان اس دوائی سے بفضلہ بہت سی بیماریون کو بہت ہی فایدہ ہوا ہے ہم انکی سندات بھی پیش کرسکتے ہیں قیمت فی تولہ عہ

سرمہ عزیزی یہ سرمہ بھی گگرون کے لئے طیار ہوا ہے اسمین توتیا کو کیمیاوی ترکیب مین لاکر اسمین اور بہت سے اجزا شامل کئے گئے ہین فی تولہ

بال اُڑانے کا پوڈر - جس سے تین منٹ مین بال صاف ہو جاتے ہین جلد نرم اور صاف ہو جاتی ہے پھر ارزان اس قدر کہ فی سیر ایک روپیہ دیا جاوے گا ؛

برص کا علاج - سفید سفید داغ جو جسم پر پڑجاتے ہین جس سے بدن بہت ہی بدزیب ہو جاتا ہے یہ داغ خون کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین ایسے داغون کو جذام کی ایک قسم مانا گیا ہے ہمنے اس کے لئے ایک نہایت عمدہ دوائی طیار کی ہے جس سے بہت جلد یہ بدنما داغ دور ہو جاتے ہین اور یہ دوائی اللہ تعالےٰ کے فضل سے تیرے دن ہی اپنا خاصہ اثر دکھائے گی - قیمت دوائی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہو - عہ ؛ ع - معرفت بدر ایجنسی - قادیان ؛

عربون کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عبدالحی صاحب لائے تھے اور کچھ اور درکار ہین عرب بمصر - امریکہ وغیرہ بلاد مین جہان لکھے پڑھے عرب موجود ہون

پچاس سالہ تجربہ

[illegible] ات ذیل [illegible] متعلق میرے والد ماجد ڈاکٹر نیاز علی
خان [illegible] سالہ تجربہ ہے۔ علاوہ ازین دس سال تک [illegible]
[illegible] ان دواؤن کو استعمال کیا
[illegible] ہے مشتہر کرتا ہون ۔

[illegible] جو مریض اپنے نقصون [illegible]
[illegible] جیسے نا مرد ہو گئے ہون
[illegible] چار ہفتہ کے استعمال [illegible]
[illegible] قیمت [illegible]

(۲) [illegible] پوڈر (سفوف جریان) اس کے استعمال سے
[illegible] ہوتا ہے اور قوت بڑھ جاتی ہے دو ہفتہ
کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ ۔ قیمت عمہ

(۳) اکیوٹ گنوریا پوڈر ۔ (نئے سوزاک کا [illegible]) دو
ہفتہ [illegible] سے (درد اور جلن دُور ہو جاتی ہے) کثرت ادرار ہو
کر آرام [illegible] دو ہفتہ کے لئے ۲ تولہ ۴ ماشہ ۔ قیمت عمہ

(۴) کرانک گنوریا پوڈر (پُرانے سوزاک کا سفوف) اس
[illegible] جلن کم ہو جاتی ہے ۔ پیپ کا دھبا آتا ہے منی کو نامکمل
[illegible] کے باعث اولاد پیدا نہیں ہوتی ۔ اور اگر ہوتی
ہے وہ [illegible] مرض میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتی ہے کمزوری
بڑھ جاتی ہے ۔ اس سفوف کے استعمال سے مذکورہ بالا سب شکایت
دُور ہو کر آرام ہو جاتا ہے بفضلہ تعالیٰ ۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے
[illegible] قیمت صرف تین روپے (سے ر)

(۵) [illegible] ایند بلڈی پلز (خونی اور بادی بواسیر
کی گولیان) دو ہفتہ کے استعمال سے قبض اور نفخ دُور ہو کر بواسیر
کو آرام ہو جاتا ہے ۔ خونی بواسیر مین ان گولیون کے ہمراہ مسون
پر مرہم [illegible] استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر کا خون بند ہو کر آرام ہو جاتا
ہے ۔ قیمت دو ہفتہ کے لئے ۲۸ گولیان عمہ مرہم ایک ڈبیہ ۱۲ر

(۶) جنرل ڈرالیسی پلز ۔ تمام قسم کے استسقاء کے لئے گولیان
مفید ہیں ۔ تین ہفتہ کے لئے ۴۲ گولیان عمہ

(۷) روماٹزم پلز ۔ گٹھیا باد کی گولیان ۔ اس کے استعمال اور
باہر روغن شفا کی مالش سے تین ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے
قیمت ۶۴ عدد گولیان عمہ ۔ روغن شفا عمہ ۔ ہر ایک دوا کا
محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ۔

المشتہر خاکسار عبد المجید خان خلف ڈاکٹر نیاز علیخان نجیب آبادی از قادیان

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید ۔ یلو اکسایڈ والا ۔ مقوی بصر ۔ مفید ککرے ۔ غشا
نزول الماء ۔ قیمت فی تولہ .. .. عہ
سرمہ دافع پھولا ۔ فی ماشہ .. .. عہ
سرمہ مجلی ۔ مفید پڑوال ۔ دھند ۔ سبل ۔ بیاض چشم ۔ آب چشم
فی تولہ .. .. عمہ
سرمہ ممیرا ۔ مفید لبصر از ضعف پیری ۔ فی تولہ .. عہ
سرمہ براق ۔ مفید سلاق و سرخی پلک ۔ فی تولہ .. ۱۲ر
حب حافظ الجنین ۔ اکسیر الجنین ۔ اٹھرا کو دُور کرتی ہیں .. عہ
حب مقوی باہ ممسک ۲ درجن ۔ قیمت .. .. .. عہ
دوائی بواسیر خونی ۳۲ ۔ خوراک .. .. عہ
دوائی مقوی حافظہ ۔ دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب ۴ تولہ عہ
حب مقوی باہ ۔ سریع الاثر ایک درجن .. ۱۲ر
دوائی مقوی باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ ۔ خوراک .. عہ

ق ۔ و ۔ معرفت بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عُمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (بانی اسلام)

(مرتبہ شری سے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُر آشوب زمانہ مین کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہین خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طور پر افتراء کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہین ایسی دشمن آریہ قوم مین سے ایسا منصف مزاج جو برہمو مذہب ہونا رکھتے ہین نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لین ۔ قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار چھاپی گئی ہے ۔ لکھائی اور چھپائی و کاغذ عمدہ ہے ۔ قیمت صرف پانچ آنے (۵ر)

ملنے کا پتہ
براہمو پرچارک کالج لاہور

آزمودہ مفید بے نظیر دوائین

اکسیر سوزاک ۔ آزمالو تجربہ کر لو

سوزاک والون کو خوشخبری ۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل شفا ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ آزمالو ۔ قیمت .. عہ

کشتہ یشب مرکب ۔ ضعف دل ۔ دل کا دھڑکنا ۔ کمی خون ۔ یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی رکھتا ہے ۔ ۲۴ خوراک .. .. عہ

معجون چاندی ۔ اس کے استعمال سے قوت باہ میں حد پیدا ہوتی ہے امساک حد درجہ کا ہوگا ۔ مفرح دل ۔ قیمت ایک تولہ (۳ر)

مفرح کوکبی ۔ دل کو خوش کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتی ہے حافظہ تیز اور نسیان کو دُور کرتی ہے ۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے ۔ جریان مرد و عورت کو دُور کرے ۔

قیمت فی ڈبیہ کلان دو روپے چار آنے (عمہ)
ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ روانہ کیا جاتا ہے ۔

ع ۔ ن ۔ معرفت بدر ایجنسی ۔ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز ۔ طاقت کا عجیب و غریب نسخہ

جو کہ مولوی عبد الحیٰ صاحب ملک عرب سے لائے ہین ۔ ہر طرح کی کمزوری سُستی ۔ کمی باہ ۔ احتلام ۔ جریان ۔ رقت اور ضعف دل و دماغ ۔ درد کمر ۔ نسیان ۔ زکام ۔ نزلہ کا علاج ۔

تصدیق :۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی ۔ کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر ۔ حکیم عبدالرحمان صاحب کاغانی ۔ حکیم نظام جان صاحب ہزاروی ۔ حکیم محی الدین صاحب قریشی ۔ سید محمود عالم صاحب قادیانی ۔ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اس کی شہادت دی ہے ۔ پہلے تو بہت گران فروخت ہوتی تھی ۔ مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت تا اخیر نومبر فی روپیہ ۶۰ گولی اور فی دو روپے ۱۴۰ گولی کر دی ہے ۔ بہت جلد منگوالین ۔ ملنے کا پتہ :۔
بدر ایجنسی ۔ قادیان ضلع گورداسپور